WED.11June.2025
VOLUME:20 NO:141
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 11 / جون 2025
جلد:20 شمارہ: 141
14 / ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

امریکہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بدسلوکی پر
سپریا شرینیت برہم، مودی کی خاموشی پر اٹھائے سخت سوال

نئی دہلی:10 / جون۔(ایجنسیز) کانگریس کی سینئر لیڈر سپریا شرینیت نے امریکہ میں ہندوستانی شہریوں کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں سپریا شرینیت نے کہا کہ امریکہ میں ایک ہندوستانی طالب علم کے ساتھ جس طرح کا برتاؤ کیا گیا، وہ نہ صرف تکلیف دہ بلکہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیویارک ایئرپورٹ پر طالب علم کو زمین پر پٹخا گیا، جوتوں تلے روندا گیا اور پھر اسے ہتھکڑیاں لگا کر واپس ہندوستان ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، بلکہ ایسے متعدد واقعات سامنے آ چکے ہیں، جہاں ہندوستانی طلبہ یا شہریوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا۔ انہوں نے کہا، ''یہ کوئی دہشت گرد یا غنڈے نہیں تھے، بلکہ اپنے خوابوں کی تکمیل کے لیے امریکہ گئے تھے۔'' سپریا شرینیت نے سوال اٹھایا کہ آخر امریکہ کو کس حق سے ہندوستانیوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی اجازت ملتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ امریکہ مسلسل ہندوستانیوں کی نہ صرف توہین کر رہا ہے بلکہ ہمیں دھمکیاں بھی دے رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے 682 ہندوستانیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر فوجی طیارے سے واپس ہندوستان بھیجا، جبکہ اس دوران وزیر اعظم مودی خاموش تماشائی بنے رہے۔ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر بھی الزام لگایا کہ وہ بارہا ہندوستان کا نام لے کر یکطرفہ جنگ بندی کا کریڈٹ لیتے ہیں اور ہندوستان و پاکستان کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ سپریا نے کہا کہ ٹرمپ نہ صرف ہمیں تجارتی معاہدوں کی منسوخی کی دھمکی دیتے ہیں بلکہ ترکی جیسے ممالک سے سمجھوتے کرتے ہیں جنہوں نے مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا تھا۔ شرینیت نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکی دورے کے دوران ٹرمپ کی انتخابی تشہیر تک کی لیکن آج جب ہمارے شہریوں کو امریکہ میں ذلیل کیا جا رہا ہے تو مودی خاموش کیوں ہیں؟'' انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ واٹس ایپ اور ٹی وی چینلوں پر ہمیں دکھایا جاتا ہے کہ ہندوستان کا 'ڈنکا' بج رہا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانیوں پر 'ڈنڈا' برسایا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے، تو صرف ایک روایتی بیان جاری کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی طلبہ کو مقامی قوانین کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر وزیر اعظم اب بھی خاموش رہے، تو یہ مانا جائے گا کہ یہ سب ان کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم فوری طور پر امریکی صدر سے رابطہ کر کے واضح پیغام دیں کہ ہندوستانیوں کے ساتھ بدسلوکی برداشت نہیں کی جائے گی۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ ہندوستان 145 کروڑ آبادی والا خوددار ملک ہے اور اگر امریکہ ہمارے شہریوں کے ساتھ ناانصافی کرے گا تو ہمیں جواب دینا آتا ہے۔ انہوں نے وزیر خارجہ پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ سچ چھپا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس پیمانے پر اس طرح کی بے حرمتی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ آخر میں سپریا شرینیت نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت محض تماشائی نہ بنے بلکہ ہندوستانیوں کے وقار کی حفاظت کے لیے سخت موقف اختیار کرے۔

راہل گاندھی کی رائے بریلی اور امیٹھی کے ہونہار طلبہ سے ملاقات
یو پی ایس سی اور آئی آئی ٹی کے خوابوں پر بات ہوئی

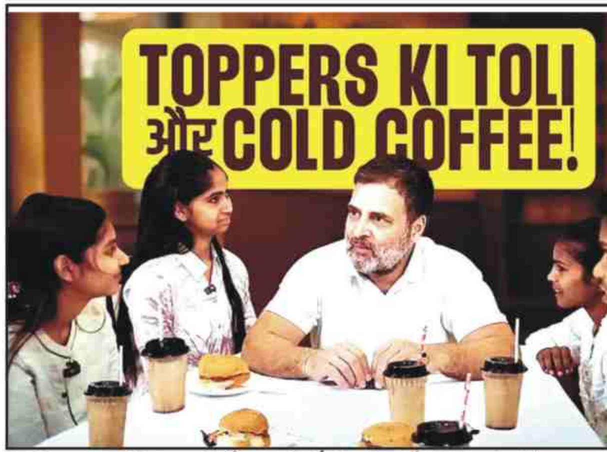

رائے بریلی: کانگریس رہنما راہل گاندھی نے رائے بریلی اور امیٹھی کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ سے ملاقات کی، جس کی ویڈیو انہوں نے یوٹیوب پر شیئر کی۔ ویڈیو کا عنوان تھا، 'کولڈ کافی اور گفتگو رائے بریلی کے بورڈ ٹاپرز کے ساتھ گفتگو۔' ویڈیو کے آغاز میں راہل گاندھی بچوں سے سوال کرتے ہیں کہ کون فرسٹ آیا ہے اور کس نے ٹاپ کیا ہے۔ ایک طالبہ نے بتایا کہ اس نے امیٹھی ضلع میں دسویں جماعت میں ٹاپ کیا ہے، جبکہ ایک طالب علم نے کہا کہ وہ بارہویں میں ٹاپر ہے۔ راہل گاندھی نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایک لاکھ بچوں میں ٹاپ کرنا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس دوران راہل گاندھی نے بچوں سے ان کے مستقبل کے منصوبوں پر بھی بات چیت کی۔ زیادہ تر طلبہ نے یو پی ایس سی کی تیاری کا ارادہ ظاہر کیا، جبکہ ایک لڑکی نے بتایا کہ وہ جے ای ای کی تیاری کر رہی ہے اور آئی آئی ٹی جانا چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی راستہ چنو، اس کے متبادل ضرور رکھو۔ انہوں نے کہا، ''فوکس کرنا ضروری ہے، مگر فوکس انسان کو پھنسا بھی سکتا ہے۔ اصل کامیابی ان لوگوں کو ملتی ہے جو کئی راستوں پر کوشش کرتے ہیں۔'' انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کو تین زبانوں پر 70 فیصد عبور ہے اور کسی کو ایک زبان پر 100 فیصد، تو آگے کون بڑھے گا؟ بچوں نے جواب دیا، 70 فیصد والا''۔ راہل گاندھی نے کہا،'' اسی لیے آپ کو بیک اپ پلان ضرور رکھنا چاہیے۔'' اس دوستانہ ملاقات میں راہل گاندھی نے بچوں کے ساتھ کولڈ کافی بھی پی۔ جب بچے شرمائے تو راہل گاندھی نے خود اپنے ہاتھوں سے انہیں کافی دی۔ اس موقع پر انہوں نے اپنی تعلیمی دلچسپیوں کے بارے میں بتایا کہ انہیں فزکس، کیمسٹری اور جغرافیہ پسند تھے، جبکہ کھیلوں میں فٹبال، تیراکی، دوڑ اور چیس ان کی پسندیدہ سرگرمیاں تھیں۔ گفتگو کے دوران راہل گاندھی نے سوال کیا کہ ان سب میں کس طالب علم کا راستہ سب سے مشکل تھا؟ ایک طالبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس کے والد مزدور ہیں، اس کے لیے راستہ سب سے زیادہ کٹھن رہا ہوگا۔ بعد میں امیٹھی سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کشوری لال شرما اور طلبہ کے والدین بھی راہل گاندھی سے ملے۔ ایک طالبہ کی والدہ نے دلچسپ انداز میں بتایا کہ ان کی بیٹی پڑھائی کے ساتھ 'تارک مہتا کا الٹا چشمہ' دیکھتی ہے اور موبائل استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے، بس شرط یہ ہے کہ پڑھائی متاثر نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر کومہ میں تھے، جس کے باعث حالات مزید دشوار ہو گئے تھے۔ ایک طالب علم کے والد سے راہل گاندھی نے پوچھا کہ کیا انہیں معلوم تھا کہ ان کا بیٹا ٹاپ کرے گا؟ والد نے اعتماد سے جواب دیا، 'ہاں، یہ تو پتہ تھا۔' ملاقات کے اختتام پر راہل گاندھی نے تمام ٹاپر طلبہ کو تحائف پیش کیے اور ان کے تابناک مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بچے اور ان کے والدین اس ملاقات سے بے حد خوش دکھائی دیے اور پورے ماحول میں خوشی اور فخر کی جھلک نمایاں تھی۔

ہندو-مسلم کی سیاست کر ووٹ حاصل کرتی ہے بی جے پی: سنجے سنگھ

بارہ بنکی: عام آدمی پارٹی ان دنوں اتر پردیش میں اپنی پارٹی کو مزید مضبوط کرنے کی سمت میں تیزی سے کام کر رہی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے منگل (10 جون) کو پریس کانفرنس کر کئی اہم مسائل پر بات چیت کی۔ انہوں نے بتایا کہ عام آدمی پارٹی لکھنؤ، پریاگ راج، میرٹھ اور فیروز آباد جیسے شہروں میں کارکنان کے ساتھ میٹنگ کرنے جا رہی ہے۔ آج بارہ بنکی میں ایودھیا کی میٹنگ ہو رہی ہے، جس میں کارکنان کے ساتھ پارٹی کی توسیع کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ سنجے سنگھ نے پریس کانفرنس میں اتر پردیش کی یوگی حکومت پر بھی جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت نے ضلع پنچایت اور بلاک پرمکھ کے انتخابات عوام کے ذریعہ کرانے کی بات کہی تھی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو عام آدمی پارٹی اس کا استقبال کرے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے بدایوں کے ضلع اسپتال میں کئی نوزائیدہ بچوں کی موت کا معاملہ اٹھایا۔ سنجے سنگھ کے مطابق اسپتال میں مشینیں تو ہیں لیکن انہیں چلانے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لاپرواہی کے لیے انہوں نے یوگی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ علاوہ ازیں انہوں نے سلطان پور میں بغیر نوٹس کے غریبوں کے گھروں کو منہدم کیے جانے کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ''ہم اس معاملہ کو ہائی کورٹ تک لے جائیں گے اور غریبوں کو انصاف دلائیں گے۔'' سنجے سنگھ نے بی جے پی پر طنز کستے ہوئے کہا کہ ہندو-مسلمان کی سیاست کر کے ووٹ حاصل کرنا الگ بات ہے، لیکن عوام کے لیے کام کرنا دوسری بات ہے۔ بی جے پی حکومت کو عوام کے مسائل پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ انہوں نے دہلی میں اسکولوں کی فیس اور بس کرایے میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے عام لوگ پریشان ہیں، لیکن دہلی کی ریکھا گپتا حکومت اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہی ہے۔ ہماری حکومت نے ہمیشہ عام لوگوں کے مسائل کو اٹھایا، ہم نے سب کے لیے کام کیا۔ ساتھ ہی پارٹی کارکنان کو متحد کرنے اور عوام کے مسائل کو اٹھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ''ہم عوام کی آواز بن کر ان کی لڑائی لڑیں گے اور اتر پردیش میں تبدیلی لائیں گے۔''

بنگلورو سانحہ: کرناٹک ہائی کورٹ میں 12 جون کو سماعت، سیل بند رپورٹ طلب

بنگلورو:10 / جون۔(ایجنسیز) کرناٹک ہائی کورٹ نے بنگلورو کے چناسوامی اسٹیڈیم میں 4 جون کو پیش آئی بھگدڑ کی ہولناک واردات سے متعلق درخواست پر اگلی سماعت کے لیے 12 جون کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اس واقعے میں 11 افراد جاں بحق ہو گئے تھے، جس پر عدالت نے 5 جون کو ازخود نوٹس لیا تھا۔ سماعت کے دوران ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل ششی کیرن شیٹی نے عدالت کو آگاہ کیا کہ وہ تاحال اپنا جواب داخل نہیں کر سکے ہیں، البتہ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک عدالتی کمیشن قائم کیا گیا ہے، جسے رپورٹ پیش کرنے کے لیے ایک ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ابتدائی کارروائی کے تحت کچھ پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ ششی کیرن شیٹی نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ اپنا جواب سیلبند لفافے میں جمع کرانے کی اجازت دیں، کیونکہ اس معاملے میں کچھ ضمانت کی عرضیاں زیر التوا ہیں اور خدشہ ہے کہ پولیس کے بیانات کا غلط استعمال ہو سکتا ہے۔ چیف جسٹس (کارگزار) وی کامیشور راؤ اور جسٹس سی ایم جوشی پر مشتمل بنچ نے اس ازخود نوٹس کی سماعت کی۔ سماعت کے دوران کرناٹک قانون ساز کونسل کے ایک سابق رکن نے بھی فریق بننے کی درخواست دی، جبکہ ایک وکیل نے کہا کہ وہ اس معاملے میں ایک عوامی مفاد کی درخواست (پی آئی ایل) دائر کر رہے ہیں۔ قبل ازیں، عدالت نے ریاستی حکومت کو حکم دیا تھا کہ وہ اس واقعے پر ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے، تاکہ ذمہ داروں کا تعین کیا جا سکے اور آئندہ ایسے سانحات سے بچاؤ کے لیے موثر اقدامات کیے جا سکیں۔ واضح رہے کہ یہ واقعہ ایک بڑے عوامی پروگرام کے دوران پیش آیا تھا، جہاں ہزاروں افراد کی موجودگی کے باعث بدنظمی پیدا ہوئی اور صورتحال پر قابو نہ پانے کی وجہ سے کئی افراد کچلے گئے۔

ملکارجن کھڑگے کا وزیر اعظم کو خط، لوک سبھا میں ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف، ملکارجن کھڑگے نے منگل کو وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک اہم خط لکھا ہے، جس میں لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی رہنے پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ کھڑگے نے اپنے خط میں کہا ہے کہ یہ عہدہ گزشتہ دو لوک سبھا اجلاسوں سے خالی ہے، جو نہ صرف آئینی تقاضوں کے منافی ہے بلکہ جمہوری اقدار کے لیے بھی ایک خطرناک نظیر قائم کرتا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے اپنے خط میں آئین کے آرٹیکل 93 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کے مطابق لوک سبھا کو دو ارکان کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے طور پر منتخب کرنا لازمی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ''آئینی طور پر ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے بعد ایوان کا دوسرا سب سے اہم اور اعلیٰ عہدہ ہے۔ یہ نشست خالی رہنا پارلیمانی نظام کے وقار کے خلاف ہے۔'' کھڑگے نے لکھا کہ ''آئین کہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی عہدہ خالی ہو، جلد از جلد نیا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب کیا جانا چاہیے۔ روایت کے مطابق، عام طور پر تیسرے اجلاس میں ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوتا ہے اور اس کی تاریخ اسپیکر طے کرتے ہیں۔'' انہوں نے مزید لکھا،'' آزادی کے بعد سے سولہویں لوک سبھا تک ہر بار ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوا ہے اور روایت رہی ہے کہ اس عہدے پر اپوزیشن جماعت کے رکن کو منتخب کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم سترہویں لوک سبھا میں اس روایت کو توڑا گیا اور اب اٹھارہویں لوک سبھا میں بھی یہی صورتحال دہرائی جا رہی ہے۔'' ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ جمہوری اقدار اور پارلیمانی روایات کے لیے اچھا اشارہ نہیں۔ یہ آئین کی روح کے منافی ہے اور ایک طرح سے ضابطے کی خلاف ورزی بھی۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بلا تاخیر ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کی کارروائی شروع کی جائے تاکہ لوک سبھا میں جمہوری توازن اور روایتی احترام بحال ہو۔'' یہ خط ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نئی تشکیل شدہ اٹھارہویں لوک سبھا کا پہلا اجلاس جلد شروع ہونے والا ہے اور حزب اختلاف پہلے ہی کئی اہم امور پر حکومت کو گھیرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کھڑگے کے اس قدم کو نہ صرف ایک آئینی یاد دہانی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے بلکہ اپوزیشن پارلیمانی موجودگی کو تسلیم کرانے کی کوشش بھی۔

دہلی کلاس روم گھوٹالہ: منیش سسودیا کو اے سی بی کا دوسرا سمن، 20 جون کو دینی ہوگی حاضری

دہلی: دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کو بدعنوانی مخالف بیورو (اے سی بی) نے دوسرا سمن جاری کیا ہے۔ اس بار انہیں 20 جون کو پیش ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس سے پہلے منیش سسودیا کو 9 جون کو پیش ہونا تھا لیکن انہوں نے سابقہ طے پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے اے سی بی کے سامنے پیش ہونے سے معذرت کر لی۔ ان کے وکیل نے اس سلسلے میں ایجنسی کو باضابطہ طور پر جواب بھی بھیجا تھا۔ منیش سسودیا سے اے سی بی دہلی کلاس روم گھوٹالہ معاملے میں پوچھ تاچھ کرنا چاہتی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ دہلی کے سرکاری اسکولوں میں 12748 کلاس روم بنانے میں 2000 کروڑ روپے کا گھوٹالہ کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے اے سی بی سابق وزیر ستیندر جین سے پوچھ تاچھ کر چکی ہے۔ مارچ 2025 میں لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی منظوری کے بعد اے سی بی نے 30 اپریل 2025 کو اس معاملے میں ایف آئی آر درج کی تھی۔ اے سی بی نے پہلے منیش سسودیا کو 9 جون کو پوچھ تاچھ کے لیے طلب کیا تھا، جس میں وہ حاضر نہیں ہوئے تھے، ٹیم نے اب دوبارہ سمن جاری کیا ہے۔ ایسے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب منیش سسودیا اس پوچھ تاچھ میں شامل ہوں گے؟ دوسرے سمن کے بعد اب تک منیش سسودیا کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ منیش سسودیا اور ستیندر جین پر الزام ہے کہ انہوں نے من مانے طریقے سے کلاس روم کے سائز اور لاگت میں اضافہ کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس طریقے کے سرکاری ضابطے ہیں، ان ضابطوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ ایک کلاس روم بنانے کی لاگت تقریباً 86.24 لاکھ روپے آئی، جبکہ دہلی میں اس طرح کی تعمیر میں تقریباً 5 لاکھ روپے تک ہی خرچ آتا ہے۔

آسٹریا کے اسکول میں اندھا دھند فائرنگ 10 کی موت، حملہ آور طالب علم نے خود کو بھی ماری گولی

گراز: آسٹریا کے گراز شہر میں ایک طالب علم نے بندوق سے اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے 10 طالب علموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ دل دہلا دینے والے واقعہ کو انجام دینے کے بعد حملہ آور نے خود کو بھی گولی مار لی۔ اس خونی واقعہ کو حملہ آور طالب علم نے اسکول کے کلاس روم میں انجام دیا۔ واقعہ کے بعد پولیس نے پورے علاقے کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ نوجوان نے فائرنگ کیوں کی؟ خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کے مطابق گولی باری کا واقعہ گراز شہر کے شمال مغرب میں واقع ایک وفاقی ہائیر سیکنڈری اسکول میں ہوئی ہے، جو شہر کے مرکزی ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ دوسری جانب مقامی میڈیا کے مطابق حملہ آور ایک نوجوان ہے اس کی عمر 18 سال سے کم ہے۔ پہلے حملہ آور بندوق لے کر اسکول میں داخل ہوا اور اس نے پھر اندھا دھند فائرنگ کی۔ اس کے بعد اس نے خود کو بھی گولی مار لی اور اس کی بھی موت جائے وقوعہ پر ہی ہو گئی۔ گراز شہر کے میئر کے مطابق اس حملہ میں 10 بچوں کی جانیں گئی ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے نزدیک کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ گراز کے افسران کا کہنا ہے علاقہ کو سیل کر دیا گیا ہے اور تحقیقات کے بعد ہی انکشاف ہو پائے گا کہ آخر اس حملہ کے پیچھے کون تھا؟ واضح ہو کہ گراز شہر آسٹریا کی راجدھانی ویانا کے بعد دوسرا سب سے اہم شہر ہے۔

ایم پی: ہائی کورٹ میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے کی تنصیب پر تنازع
کانگریس بی جے پی-آر ایس ایس پر حملہ آور

بھوپال: مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جیتو پٹاری نے گوالیار ہائی کورٹ میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی تنصیب کو روکے جانے کے واقعے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پارٹی کے صدر دفتر پر منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جیتو پٹاری نے کہا کہ بی جے پی، آر ایس ایس اور وزیر اعظم نریندر مودی ادارہ جاتی طور پر دلت، ریزرویشن، آئین اور بابا صاحب امبیڈکر کے مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گوالیار ہائی کورٹ کی مکمل منظوری کے باوجود بابا صاحب کے مجسمے کی تنصیب کو روکا جانا ایک سنگین معاملہ ہے اور کانگریس پارٹی اس کی سخت مذمت کرتی ہے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی اور ایم پی اے آئی سی سی کے انچارج ہریش چودھری نے الزام لگایا کہ آر ایس ایس ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت معاشرتی تنازع کھڑا کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی پہلی بار نہیں ہے کہ کسی عدالت کے احاطے میں کسی عظیم شخصیت کا مجسمہ لگایا جا رہا ہو۔ اس سے قبل بھی کئی عدالتوں میں ایسی تنصیبات ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گوالیار ہائی کورٹ میں امبیڈکر جی کی مورتی کے لیے انتظامی منظوری حاصل ہو چکی تھی، پھر بھی محض تنازع کھڑا کرنے کی نیت سے اسے روکا گیا۔ چودھری نے مزید کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس بابا صاحب امبیڈکر کو ایک مخصوص طبقے تک محدود کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ ان کا کردار پوری قوم کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی حکومت ہند اور مدھیہ پردیش حکومت سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس مجسمے کی تنصیب کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کریں۔

سابق وزیر اعلیٰ آتشی کو گرفتار کر کالکاجی سے 43 کلومیٹر دور پولیس اسٹیشن لے گئی دہلی پولیس، عآپ لیڈران کا شدید ردعمل

نئی دہلی: کالکاجی میں جھگیوں کو توڑنے کی مخالفت کرنے پہنچی سابق وزیر اعلیٰ آتشی کو پولیس نے حراست میں لے لیا لیا۔ اس کے بعد انہیں کالکاجی سے 43 کلومیٹر دور 'بابا ہری داس نگر تھانہ (جھروڑا کلاں)' میں رکھا گیا ہے۔ آتشی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر خود ٹویٹ کر اس کی اطلاع دی۔ اس واقعہ کے بعد عام آدمی پارٹی مسلسل بی جے پی کو ہدف تنقید بنا رہی ہے۔ عام آدمی پارٹی کے کنوینر اور سابق وزیر اعلیٰ دہلی اروند کیجریوال نے اس واقعہ کو تاناشاہی قرار دیا ہے۔ کیجریوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ٹویٹ کر کہا کہ بی جے پی حکومت پوری دہلی میں غریبوں کے آشیانے اجاڑ رہی ہے، لوگوں کو بے گھر کر رہی ہے۔ جب عام آدمی پارٹی غریبوں کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے اور ان کی آواز اٹھاتی ہے تو ہمارے لیڈران کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ انہوں نے آگے کہا کہ آج اپوزیشن لیڈر آتشی کو حراست میں لیا گیا، یہ تاناشاہی ہے۔ بی جے پی چاہے تو ہم سب کو گرفتار کر لے، لیکن ہم دہلی کے لوگوں کے حق کے لیے آواز اٹھاتے رہیں گے۔ کیجریوال کے علاوہ راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے کہا کہ ''غریب جھگی والوں کے حق میں عام آدمی پارٹی کی لڑائی جاری رہے گی۔ خواہ لاٹھی چلاؤ یا جیل بھیجو۔'' حراست میں لیے جانے سے قبل دہلی کی سابق وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا کہ ''بی جے پی کل ان جھگیوں کو منہدم کرنے جا رہی ہے اور مجھے آج جیل بھیجا جا رہا ہے، کیونکہ میں ان جھگی والوں کے لیے آواز اٹھا رہی ہوں۔ بی جے پی اور ریکھا گپتا کو جھگی والوں کی 'ہائے' لگے گی، بی جے پی کبھی واپس نہیں آئے گی۔'' واضح ہو کہ گزشتہ کئی دنوں سے دہلی کے کئی علاقوں میں بلڈوزر کارروائی چل رہی ہے۔ پہلے مدراسی کیمپ میں کارروائی کی گئی اور اب کالکاجی میں ہونے والی ہے۔

لاعلاج مریضوں کو ادویات کے ذریعے پرامن موت کی اجازت

نیویارک: نیویارک اسٹیٹ اسمبلی (سینیٹ) نے پیر (9 جون) کو ایک اہم بل کو منظوری دے دی۔ اس بل کے ذریعہ لاعلاج مرض میں مبتلا مریضوں کو ادویات کے ذریعہ اپنی زندگی کو ختم کرنے کی قانونی اجازت مل سکے گی۔ یہ تجویز ریاستی گورنر کیتھی ہوچل کے پاس منظوری کے لیے بھیجا جائے گا۔ بل کے مطابق اگر کوئی شخص کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہے اور بذات خود اس خواہش کا اظہار کرتا ہے تو 2 ڈاکٹروں کی رضامندی کے بعد زندگی ختم کرنے والی ادویات لے سکے گا۔ گورنر ہوچل کے ترجمان نے کہا کہ وہ اس بل کا جائزہ لیں گے اور تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں گے۔ پیر کی رات نیویارک سینیٹ نے کئی گھنٹوں کی بحث کے بعد 'رائٹ ٹو ڈائی' بل کو منظوری دے دی ہے۔

بہار میں خوف کا ماحول، لوگ خدا کا نام لے کر گھر سے نکلتے ہیں: منوج جھا

پٹنہ: بہار میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال پر آر جے ڈی کے راجیہ سبھا رکن منوج کمار جھا نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں اس وقت ایسا ماحول بن چکا ہے کہ لوگ گھر سے نکلتے ہوئے صرف خدا کا نام لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر روز کہیں نہ کہیں ریپ، قتل اور لوٹ کی وارداتیں ہو رہی ہیں، جس سے عوام میں خوف و ہراس پھیل چکا ہے۔ منوج جھا نے کہا کہ یہ صرف ایک سیاسی ردعمل نہیں بلکہ بہار کی اجتماعی شعور سے ابھری ہوئی فکرمندی ہے۔ انہوں نے کہا، ''براہ کرم اسے محض ٹوئٹ نہ کہیں۔ یہ ایک سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی تشویش ہے۔ آپ خود جائزہ لیجئے کہ ریاست میں کیا ہو رہا ہے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی ہولناک واقعہ پیش آ رہا ہے، جس سے واضح پیٹرن بنتا جا رہا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''بہار میں ایک دن ریپ ہوتا ہے، دوسرے دن قتل اور تیسرے دن عوام خوف کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس خوف کے ماحول میں لوگ گھر سے نکلتے ہوئے صرف بھگوان کا نام لیتے ہیں۔ اگر آپ قانون و انتظام سے متعلق اعداد وشمار پر نظر ڈالیں تو وہ ہلا دینے والے ہیں۔ سب سے تشویشناک سوال یہ ہے کہ بہار کو چلا کون رہا ہے؟ کیا وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو معلوم ہے کہ ریاست میں کیا ہو رہا ہے؟'' منوج جھا نے خدشہ ظاہر کیا کہ ''شاید نتیش کمار تک سچائی نہیں پہنچ رہی۔ یا تو کچھ افسران کی جانب سے، یا دہلی کے اشارے پر ان کا وژن محدود کر دیا گیا ہے۔ یہ بہار کے لیے نہایت تشویشناک بات ہے۔'' ان کے اس بیان سے قبل آر جے ڈی کے صدر لالو پرساد یادو نے بھی ایکس (ٹوئٹر) پر بہار کی قانون و انتظام کی صورتحال کو لے کر وزیر اعلیٰ پر سخت حملہ کیا تھا۔ انہوں نے لکھا، ''نتیش بتائیں کہ شام پانچ بجے سے پہلے گھروں میں گھس کر کتنی ہلاکتیں ہو رہی ہیں؟ کیا نتیش کو علم ہے کہ ان کے دور اقتدار میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 000,65 قتل ہو چکے ہیں؟'' لالو نے الزام لگایا کہ نتیش اور بی جے پی نے قانون و انتظام کا جنازہ نکال دیا ہے اور پولیس میں اس قدر بدعنوانی، لاپرواہی اور کام چوری پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس معاملے پر جے ڈی یو نے بھی لالو پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ 'ٹوئٹ-ٹوئٹ کا کھیل' بند کریں۔ اس پر منوج جھا کا کہنا تھا کہ یہ کوئی کھیل نہیں بلکہ بہار کی زمینی سچائی ہے جس سے آنکھیں چرانا سنگین غلطی ہوگی۔

مودی حکومت کا تیسرا دور ناکام، ملک کو کمزور اور لاچار بنایا گیا: سنجے راؤت

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے منگل کے روز وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا تیسرا دور آغاز سے ہی ناکام نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے گزشتہ دس سالوں میں ملک کو کمزور، لاچار اور عالمی سطح پر غیر مؤثر بنا دیا ہے۔ سنجے راوت نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا،'' وزیر اعظم نریندر مودی کا تیسرا دور شروع ہو چکا ہے، مگر پہلے ہی سال میں کوئی نمایاں کامیابی نظر نہیں آئی۔ صرف سیٹوں کی سیاست تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں، 240 پر آ کر رُک گئے۔ باقی سب وعدے اور منصوبے ادھورے رہ گئے۔'' انہوں نے کہا کہ ''یہ سال بظاہر بے مثال قرار دیا جا رہا ہے، لیکن زمینی حقیقت کچھ اور ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں ملک کی سمت اور حالت بگڑ چکی ہے۔ اس سال 26 خواتین بیوہ ہو گئیں، مگر وزیر اعظم خاموش ہیں۔'' راوت نے کہا کہ پاکستان کے خلاف کئی بار جنگ کے بیانات دیے گئے، لیکن عملی اقدام کوئی نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا،'' 70 سال میں ہندوستان نے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں کی جتنی اب ہو رہی ہے۔ ملک چھوٹے چھوٹے ممالک کے سامنے جھک رہا ہے، حتیٰ کہ کینیڈا کے آگے بھی۔'' ان کا کہنا تھا کہ خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔

مہاکمبھ بھگدڑ: اموات کی تعداد کو لے کر اکھلیش نے یوگی حکومت کو بنایا نشانہ، نقد معاوضے پر بھی اٹھائے سوال

لکھنو: اتر پردیش کے پریاگ راج میں مہاکمبھ کے دوران بھگدڑ میں کئی لوگوں کی موت ہوئی تھی۔ یو پی کی یوگی حکومت کے مطابق 37 عقیدت مندوں کی جان گئی تھی۔ اب ایک میڈیا رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بھگدڑ میں 82 اموات ہوئی تھی۔ رپورٹ سامنے آنے کے بعد سماج وادی پارٹی رہنما اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی پر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے ٹوئٹ کر کے اس واقعہ کو 'ثبوت بنام سچائی: 37 بنام 82' بتایا ہے۔ ایس پی سربراہ نے 'ایکس' پر ٹوئٹ کرتے ہوئے کہا، ''سب دیکھیں، سنیں، جانیں- سمجھیں اور شیئر کریں۔ سچائی کی صرف تفتیش نہیں، اس کی تشہیر بھی اتنی ہی ضروری ہوتی ہے۔ بی جے پی غور و فکر کرے اور بھاجپائی بھی اور ساتھ ہی ان کے حامی بھی کہ جو لوگ کسی کی موت کے لیے جھوٹ بول سکتے ہیں، وہ جھوٹ کے کس پاتال- پربت پر چڑھ کر اپنے کو، اپنی جھوٹی سلطنت کا مکھیا مان رہے ہیں۔ جھوٹے اعداد وشمار دینے والے ایسے بھاجپائیوں پر یقین بھی یقین نہیں کرے گا۔'' اکھلیش یادو نے سوالیہ لہجے میں کہا، ''یہ سوال صرف اعداد وشمار چھپانے کا نہیں ہے، ایوان کی میز پر جھوٹ بولنے کا بھی ہے اور اس بڑی بات کا بھی ہے کہ مہاکمبھ موت- معاوضے میں جو رقم نقد دی گئی وہ نقد کیوں نہیں دی گئی، وہ نقد آیا کہاں سے اور جن میں وہ نقد تقسیم نہیں ہو پایا، وہ نقد واپس گیا کس کے ہاتھ میں، نقدی کا فیصلہ کس ضابطے کے تحت ہوا، نقدی کی تقسیم کس کے حکم پر ہوئی، نقدی کی تقسیم کا تحریری حکم کہاں ہے، نقدی تقسیم میں کیا کوئی بے ضابطگی ہوئی اور ساتھ ہی یہ بھی کہ موت کی وجوہات کو بدلنے کا دباؤ کس کے کہنے پر بنایا گیا؟''

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
11 June 2025

’تیز رفتار اور ڈرائیور کا خرچہ بھی صفر‘: چین میں بغیر ڈرائیور چلنے والے ٹرک جو انقلاب برپا کر سکتے ہیں

چین کے دارالحکومت بیجنگ کو تیانجن پورٹ سے ملانے والی شاہراہ پر ایک عجب منظر ہے: بڑے ٹرک جو خود بخود منزلِ مقصود تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حکومتی احکامات کے تحت اِن ’ڈرائیور لیس‘ ٹرکوں میں سیفٹی ڈرائیور موجود رہتا ہے مگر انھیں اِن کی ضرورت ہرگز نہیں۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ بہت جلد اِن ٹرکوں میں سیفٹی ڈرائیور کی ضرورت بھی نہیں ہو گی۔ سیفٹی ڈرائیور ہیو کنتیان سٹیئرنگ وہیل سے ہاتھ ہٹاتے ہیں تو ٹرک خود چلتا ہے۔ یہ متاثر کن اور پریشان کر دینے والا تجربہ ہوتا ہے۔ ابتدائی مراحل پر وہ خود ٹرک چلاتے ہیں۔ پھر ایک موقع پر کچھ بٹن دباتے ہیں تاکہ ٹرک خود ہی چلنے لگے۔ یہ اس شاہراہ پر اچھی خاصی رفتار سے چل رہا ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’جب میں نے پہلی بار ڈرائیور لیس ٹرک چلایا تو مجھے ڈر لگا تھا لیکن اِن ٹرکوں کو کافی دیر تک سمجھنے اور آزمائش کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ کتنے محفوظ ہیں۔‘ جب ٹرک ہائی وے پر ٹول گیٹس کی طرف بڑھتا ہے تو ہیو کچھ بٹن دباتے ہیں اور ٹول پلازہ پر دوبارہ کنٹرول سنبھال لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ’بطور سیفٹی ڈرائیو میرا کام دفاع کی آخری صف کا ہے۔ مثلاً اگر ہنگامی حالت ہو تو میں فوراً ٹرک کا کنٹرول سنبھال لیتا ہوں تاکہ سب محفوظ رہیں۔‘ وہ کہتے ہیں کہ ڈرائیور اس خودکار ٹرک کے چلنے پر اپنی پریشانی اور تناؤ بھول سکتے ہیں، ان کے ہاتھ مصروف نہیں ہوں گے تو وہ کوئی دوسرا کام بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے بقول ان کی نوکری بورنگ نہیں بلکہ بہت دلچسپ ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انھیں لگتا ہے کہ اس ٹیکنالوجی سے ان کی نوکری چلی جائے گی تو انھوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں اتنا نہیں جانتے۔ یہ کافی ڈپلومیٹک جواب تھا۔ پونی اے آئی کے ڈرائیور لیس ٹرک فی الحال آزمائشی روٹس پر چل رہے ہیں۔ کمپنی کے نائب صدر لی ہینگ یو کا خیال ہے کہ ابھی صرف آغاز ہوا ہے۔ وہ بی بی سی کو بتاتے ہیں کہ ’مستقبل میں ڈرائیور لیس آپریشنز کے ساتھ ٹرانسپورٹ کی صنعت بہت تیز اور بہتر ہو جائے گی۔‘ ’مثلاً لیبر کے اخراجات کم ہو جائیں گے اور ہم خراب ماحول کے ساتھ ساتھ طویل عرصے تک ڈرائیونگ سے جڑے مسائل حل کر پائیں گے۔‘ صنعتی ماہر یانگ روگنگ کا خیال ہے کہ اس کا اصل مقصد پیسے بچانا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’کمپنیاں چاہیں گی کہ آپریشنل اخراجات کم ہوں۔ اس لیے ڈرائیور لیس ٹرکوں میں سرمایہ کاری کا بھرپور جواز موجود ہے۔‘ ان کا خیال ہے کہ اس کا مقصد یہی ہے کہ ڈرائیور کے اخراجات صفر کے قریب آ جائیں۔ ڈرائیور لیس ٹرک کب دنیا بھر کی سڑکوں پر نظر آئیں گے، اس حوالے سے کئی رکاوٹیں موجود ہیں جس میں لوگوں کا تحفظ بھی شامل ہے۔ چین میں سیلف ڈرائیونگ ٹیکنالوجی کے ایک حادثے میں یونیورسٹی کے تین طالب علم ہلاک ہوئے تھے۔ اکانمسٹ انٹیلیجنس یونٹ کے تجزیہ کار چم لی کا کہنا ہے کہ چینی عوام کے دل جیتنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ پروفیسر یانگ کہتے ہیں کہ فی الحال ٹرک ڈرائیوروں کی نوکریاں محفوظ رہیں گی۔ ان ٹرکوں کو جلد کھلے عام چلانے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی انھیں زیادہ رفتار سے ٹرک چلانے کی اجازت ملے گی۔ انھیں صرف ڈیلیوری کے آخری مرحلے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مشرقی چین کے انہوئی صوبے میں سینکڑوں ڈرائیور لیس ڈیلیوری وینز استعمال ہوتی ہیں۔ اس کا شہر ہیفئی ایک وقت تک ملک کے سب سے پسماندہ شہروں میں سے ایک تھا مگر اب اسے جدید ٹیکنالوجی کی تیاری کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ رینو اے آئی کے صدر گیری ہوانگ کہتے ہیں کہ ایسی مارکیٹ دریافت کی گئی جہاں ڈرائیور لیس ڈیلیوری وینز پارسل کی ڈیلیوری کے لیے استعمال ہو سکیں۔ سب سے آخری مرحلے میں سکوٹر پیکیجز لوگوں کے گھروں تک پہنچاتے ہیں۔ رینو دیگر ممالک کے ساتھ بھی بات چیت کر رہی ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس کی گاڑیاں اگلے سال آسٹریلیا میں نظر آئیں گی۔ چین میں ان کی 500 سے زیادہ وینز 50 سے زیادہ شہروں میں کام کر رہی ہیں۔ ہیفئی ان میں سے سب سے جدید ہے۔ رینو کے علاوہ شہر نے اب دیگر ڈرائیور لیس ڈیلیوری وین کمپنیوں کو بھی اجازت دے دی ہے۔ گیری ہوانگ کا کہنا ہے کہ یہ متعدد وجوہات کی بنا پر ہے جن میں حکومت کی جانب سے حوصلہ افزائی، مقامی سطح پر تجربات، تجربے کا حصول، ضوابط کی اصلاح اور بالآخر وسیع پیمانے پر عمل درآمد کی اجازت شامل ہیں۔ اور اب آپ انھیں سڑکوں پر دیکھ سکتے ہیں جہاں یہ لین بدلتے ہیں، مڑنے سے پہلے اشارہ دیتے ہیں، سرخ بتی پر رکتے ہیں اور دیگر ٹریفک سے دور رہتے ہیں۔ کوریئر کمپنیوں کے لیے اعداد و شمار میں ہی ایک کہانی چھپی ہے۔ آنہوئی صوبے میں رینو کے علاقائی ڈائریکٹر ژانگ کیچن کے مطابق ترسیل نہ صرف تیز ہوئی بلکہ کمپنیاں تین ڈرائیور لیس الیکٹرک ڈیلیوری وینز کرائے پر لے سکتی ہیں جو کئی دن تک چل سکتی ہیں اور ان کے ایک چارج پر بھی اتنا خرچہ نہیں آتا جتنا ایک ڈرائیور کو دینا پڑتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ اپنی صنعت میں تبدیلی کی رفتار سے متاثر ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق اگر پانچ سال کے اندر بھاری بھرکم ٹرک معمول کے مطابق سڑکوں پر خود ہی چل رہے ہوں تو انھیں حیرت نہیں ہو گی۔ پروفیسر یانگ بھی ان سے متفق ہیں۔ ان کے مطابق ’کم از کم پانچ سال تک ایک ہائی وے پر بغیر پابندی کے بھاری ٹرک چل رہے ہوں گے۔‘ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا واقعی یہ اتنی جلدی ہو سکتا ہے، تو انھوں نے جواب دیا کہ ’مجھے پورا یقین ہے کہ ایسا ہوگا۔ درحقیقت، مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا۔‘ صنعت کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ بغیر ڈرائیور چلنے والے ٹرکس کی فوری ضرورت انڈسٹریل زونز جیسے بندرگاہوں اور کانوں میں ہوگی، جن کی حدود موجود ہوں۔ اس کے علاوہ ایسے علاقے بھی جہاں شدید موسمی حالات ہوں یا آمدورفت مشکل ہو۔ اس حوالے سے بہرحال اب بھی اہم تکنیکی چیلنج باقی ہیں۔ بھاری ٹرکوں کو اپنے آگے موجود رکاوٹوں اور خطرات کو بھانپنے کے لیے بہتر کیمروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشکل سڑکوں پر راستے میں اضافی سینسر لگانے کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ دیگر رکاوٹوں میں شدید موسم یا انتہائی مصروف ٹریفک کے درمیان اچانک غیر متوقع خطرات پیدا ہونا شامل ہیں۔ اس سب سے بڑھ کر یہ ٹیکنالوجی اب بھی سستی نہیں۔ مزید یہ کہ یہ گاڑیاں ابھی پرانی طرز کی لاریوں میں تبدیلیاں کر کے بنائی گئی ہیں نہ کہ بالکل نئی۔ چین نئی ٹیکنالوجیز کا چیمپیئن بننا چاہتا ہے لیکن اسے محتاط رہنا ہوگا، نہ صرف مہلک حادثات کے امکانات کی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے کہ چینی لوگ اس تبدیلی کو کس طرح دیکھتے ہیں۔ چم لی کہتے ہیں کہ ’یہ صرف ضوابط کو پورا کرنے کے بارے میں نہیں۔ نہ ہی اس کی کامیابی بہتر عوامی امیج میں ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اگر عوام اس ٹیکنالوجی کے فوائد دیکھ سکیں اور انھیں یہ معلوم ہو کہ اس سے چیزیں کیسے سستی ہو سکتی ہیں یا وہ یہ سوچیں کہ اس سے معاشرہ بہتر ہو رہا ہے اور اسے ایک ایسی ٹیکنالوجی کے طور پر نہ سوچیں جو ممکنہ طور پر کار حادثات یا بے روزگاری کا باعث بن سکتی ہے۔‘ پروفیسر یانگ ایک اور مسئلہ بھی دیکھتے ہیں۔ ’ہم انسان دوسرے انسانی ڈرائیورز کی غلطیوں کو برداشت کر سکتے ہیں لیکن ڈرائیور لیس ٹرکوں کے لیے ہماری برداشت بہت کم ہے۔ مشینوں سے غلطیاں نہیں ہونی چاہییں۔ اس لیے ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ نظام انتہائی قابل اعتماد ہو۔‘

(بی بی سی اُردو سروس)

’چین کی پاکستان کو جے 35 طیاروں کی پیشکش‘: فضاؤں پر حکمرانی کرنے والے ’خاموش قاتل‘ ففتھ جنریشن فائٹر جیٹس میں خاص کیا ہے؟

منزہ انوار، محمد صہیب

پاکستان اور انڈیا کی جانب سے مئی میں چار روز تک ایک دوسرے پر حملوں کے تبادلے کے ایک ماہ بعد اب دونوں ممالک میں گفتگو سفارتی محاذ سے ہوتی ہوئی اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہو رہی ہے۔ انڈیا کی جانب سے اس دوران پاکستان کی جانب سے طیارے گرائے جانے کے حوالے سے براہ راست اعتراف نہیں کیا گیا تاہم انڈین چیف آف ڈیفنس سٹاف جنرل انیل چوہان نے ان دعوؤں پر پہلی مرتبہ جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ’اہم بات یہ نہیں کہ طیارے گرائے گئے بلکہ یہ کہ وہ کیوں گرائے گئے۔ کیا غلطیاں ہوئیں، یہ باتیں اہم ہیں۔ نمبرا اہم نہیں ہوتے۔‘ ان کے اس بیان کے بعد سے گفتگو کا محور دونوں ممالک کی فضائی صلاحیتیں اور فضائی دفاعی نظام بن گئے ہیں۔ انڈیا کی وزارتِ دفاع نے مئی کے اواخر میں جدید ترین ’ففتھ جنریشن سٹیلتھ‘ جنگی طیارے ملک میں بنانے کی منظوری دی تھی۔ ایروناٹیکل ڈویلپمنٹ ایجنسی اس منصوبے کو انڈیا میں کام کرنے والی پرائیویٹ کمپنیوں کے اشتراک سے سرانجام دے گی۔ اس کے علاوہ انڈیا میں اس حوالے سے بھی بحث جاری ہے کہ آیا اس کی فضائیہ کو روسی ایس یو 57 یا امریکی ایف 35 اور ایف 22 ریپٹر خرید لینے چاہییں۔ ایسے میں پاکستانی حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ ’وزیر اعظم محمد شہباز شریف کی زیر صدارت پاکستان نے کئی عظیم سفارتی کامیابیاں حاصل کیں، جن میں چین کی جانب سے 40 ففتھ جنریشن جے 35 سٹیلتھ طیارے، KJ-500 ایویکس، HQ-19 ڈیفنس سسٹم کی پیشکش اور تین اعشاریہ سات ارب ڈالر قرض کی مؤخر ادائیگی شامل ہے۔‘ تاحال چین کی جانب سے اس بارے میں کوئی بیان سامنے نہیں آیا تاہم اقتصادی امور پر رپورٹ کرنے والے میڈیا ادارے بلومبرگ نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان کی جانب سے جے 35 طیاروں سمیت دیگر چینی ساختہ دفاعی سامان خریدنے میں دلچسپی ظاہر کرنے کے بعد پیر کو چینی دفاعی کمپنیوں کے سٹاکس میں تیزی کا رجحان دیکھا گیا۔ بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق جے 35 سٹیلتھ فائٹر جیٹس بنانے والی کمپنی اے وی آئی سی شینیانگ ایئرکرافٹ کمپنی کی سٹاک پرائس میں پیر کو 3.9 فیصد اضافہ دیکھنے کو ملا۔ خیال رہے کہ جے 35 سٹیلتھ فائٹر جیٹس میں پاکستان کی دلچسپی کے حوالے سے خبریں گذشتہ برس سے ہی گرم تھیں اور یہ پہلی مرتبہ ہے پاکستانی حکومت نے اس مبینہ چینی پیشکش کا ذکر باضابطہ طور پر کیا۔ ففتھ جنریشن سٹیلتھ فائٹر جیٹس میں ایسا کیا ہے کہ انڈیا اور پاکستان کی فضائیہ انھیں حاصل کرنے کے درپے ہیں؟ اس بارے میں معلومات جاننے کے لیے ہم نے اٹلانٹک کونسل کے سینیئر فیلو اور سابق پینٹاگون عہدیدار ایلیکس پلیٹساس اور پاکستانی فضائیہ میں ایئرکرافٹ ڈیزائن کے شعبے میں گذشتہ دو دہائیوں سے کام کرنے والے ایئر کموڈور (ر) رضا حیدر سے بات کی۔

ففتھ جنریشن فائٹر جیٹس کیا ہوتے ہیں اور یہ کن ممالک کے پاس ہیں؟

ایئر کموڈور رضا حیدر جو سینٹر فار ایروسپیس اینڈ سکیورٹی سٹڈیز میں بطور ڈائریکٹر امرجنگ ٹیکنالوجیز کے طور پر کام کر رہے ہیں نے بی بی سی کو بتایا کہ ’اس وقت دنیا میں صرف پانچ آپریشنل ففتھ جنریشن فائٹر جیٹس موجود ہیں اور یہ امریکہ، روس اور چین کے پاس ہیں۔ امریکہ کے پاس ایف 22 ریپٹر اور ایف 35 موجود ہے، روس کا ففتھ جنریشن فائٹر جیٹ ایس یو 57 ہے جبکہ چین کے پاس بھی دو ففتھ جنریشن طیارے ہیں جن میں جے 20 اور جے 35 شامل ہیں۔‘ ان کے مطابق ’ان کے علاوہ ایسے جدید طیارے ہیں جو ابھی تعمیراتی مراحل میں ہیں جن میں برطانیہ، اٹلی اور جاپان کی شراکت سے بنایا جانے والا طیارہ ’ٹیمپسٹ‘ ہے، فرانس، جرمنی اور سپین فیوچر کامبیٹ ایئر سسٹم (ایف سی اے ایس) نامی طیارہ بنا رہے ہیں اور ترکی کی جانب سے ’کے اے اے این‘ نامی طیارہ بنایا جا رہا ہے۔‘ دفاع، ایروسپیس اور ہائی ٹیک شعبوں میں انسدادِ دہشت گردی اور ڈیجیٹل تبدیلیوں کے ماہر ایلیکس پلیٹساس اور رضا حیدر کے مطابق ففتھ جنریشن فائٹر جیٹس کے مندرجہ ذیل فیچرز ہیں: سٹیلتھ فیچر، یعنی یہ اپنے ڈیزائن کے باعث ریڈار پر دکھائی نہیں دیتا۔ ایویانکس سینسر فیوژن، یعنی اس کے ریڈار، نیویگیشن اور فائر کنٹرول سسٹم تمام ہی ہم آہنگ ہوتے ہیں جس سے پائلٹ کی سچویشنل اویرنس بہتر ہوتی ہے۔ سپر کروز، یعنی اگر آپ سپرسونک پرواز کر رہے ہوں تو آپ بہت کم ایندھن استعمال کر رہے ہوتے ہیں، اس سے طیارہ طویل عرصے تک فضا میں رہ سکتا ہے اور اس کی رینج بڑھ جاتی ہے۔ نیٹ ورک سینٹر، یعنی باقی تمام سسٹمز کے ساتھ آپ جڑے ہوئے ہوتے ہیں جو گراؤنڈ پر ہوں جیسے ریڈارز یا فضا میں ہوں جیسے ایئربورن ارلی وارننگ سسٹمز (اے ای ڈبلیو ایس) یا یو اے ویز اور ڈرونز۔ کون سے عوامل ایک طیارے کو ففتھ جنریشن اور سٹیلتھ بناتے ہیں؟ کون سے عوامل ایک طیارے کو ففتھ جنریشن اور سٹیلتھ بناتے ہیں؟ خیال رہے کہ آسمان میں بقا کی مسلسل جنگ میں کسی بھی جنگی طیارے کے لیے سب سے قیمتی خصوصیات میں سے ایک اس کی ’سٹیلتھ‘ صلاحیت یعنی ریڈار پر کم سے کم نظر آنا ہے۔ آج جب دشمن کی نظروں سے بچنا زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے، ایسے میں سٹیلتھ ٹیکنالوجی لڑاکا اور بمبار طیاروں کے لیے محض ایک اضافی خصوصیت نہیں بلکہ ایک ناگزیر ضرورت بن چکی ہے۔ ایلیکس پلیٹساس کے مطابق ’سٹیلتھ ٹیکنالوجی‘ طیارے کی ریڈار کراس سیکشن اور حرارت کے ذریعے شناخت کو کم بناتی ہے جس کی وجہ سے طیارے کی موجودگی کا پتہ لگانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ ’اس طیارے کا ڈیزائن اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ ریڈار ویوز کو منتشر کر دے، جبکہ ریڈار جذب کرنے والے مواد یا کمپوزٹ میٹیریل ریڈار سگنل کو جذب کر کے طیارے کا مکمل عکس واپس بھیجنے سے روکتے ہیں، جس سے ریڈار سسٹم کے لیے طیارے کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔‘ پلیٹساس کے مطابق ’نئے انجن ڈیزائن، کولنگ سسٹمز، ایگزاسٹ اور اندرونی ہتھیاروں کے خانے طیارے کی حرارتی شناخت (ہیٹ سگنیچر) کو کم کر دیتے ہیں، جس سے تھرمل ٹیکنالوجی کے ذریعے اسے پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔‘ وہ کہتے ہیں کہ ’یہ تمام خصوصیات جیسے سٹیلتھ ٹیکنالوجی، جدید مانورایبلٹی (چالاکی سے حرکت کرنے کی صلاحیت) اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیار مل کر ففتھ جنریشن کے جنگی طیاروں کو نہایت خطرناک بنا دیتی ہیں، جنھیں تلاش کرنا اور نشانہ بنانا جدید ترین ٹیکنالوجی کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔‘ اس بارے میں ایئر کموڈور رضا حیدر کہتے ہیں کہ ’ففتھ جنریشن طیاروں کے ہتھیار اور فیول ٹینک آپ کو باہر دکھائی نہیں دیتے کیونکہ اس کا بے انٹرنل ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ باہر ہوں گے تو یہ ویوز کو ریفلیکٹ کر دیں گے۔‘ اس کے علاوہ طیارے کو ریڈار ابیزاربنٹ میٹیریل سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں میٹل اور کمپوزٹ کی مختلف اقسام ہیں جن میں ریڈار ابیزاربنٹ صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مخصوص پینٹ کیا جاتا ہے جو ریڈار کی ویوز کو جذب کر لیتا ہے اور ریفلیکٹ نہیں ہونے دیتا۔ ’اگر تکنیکی زبان میں بات کریں تو ان طیاروں کا ریڈار کراس سیکشن بہت کم ہوتا ہے جس سے یہ ریڈار پر دکھائی نہیں دیتے۔‘

ففتھ جنریشن فائٹر کے آنے سے فائدہ کیا ہو گا؟

ایئر کموڈور رضا حیدر کے مطابق ’اس سے ایک پائلٹ کو فرسٹ لُک، فرسٹ شاٹ، فرسٹ کِل صلاحیت مل جاتی ہے۔ یعنی دوسرے جہاز مجھے ریڈار پر دیکھ ہی نہیں پا رہے تو میرے پاس اسے پہلے دیکھ کر اس پر حملہ کرنے اور مار گرانے کی صلاحیت ہو گی۔‘ یہ صلاحیت سیکنڈز کی بنیاد پر تبدیل ہوتی فضائی جنگ کی صورتحال میں ایک ایسی صلاحیت ہے جو ایک ایئر فورس کو دوسری پر برتری دلوا سکتی ہے اور کیونکہ ماہرین کے مطابق اگلی جنگوں میں فضاؤں میں برتری انتہائی اہم ہو گی اس لیے بھی ان کی اہمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’دوسرا فائدہ یہ ہے کہ طیارے کی بقا کے امکانات اس لیے بھی بڑھ جاتے ہیں کیونکہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل بھی مجھے نہیں دیکھ پا رہے۔‘

سٹیلتھ ٹیکنالوجی کی ضرورت کیوں پڑی؟

معروف دفاعی تجزیہ کار کائل میزوکامی ’سروائیول ان دا سکائے، سٹوری آف سٹیلتھ ٹکینالوجی‘ میں لکھتے ہیں کہ ’1960 کی دہائی میں دنیا بھر کے ممالک نے جدید اور مربوط فضائی دفاعی نظاموں میں سرمایہ کاری شروع کی۔ زمین اور فضا میں نصب ریڈار سسٹمز کو مرکزی کمانڈ اینڈ کنٹرول مراکز سے جوڑا گیا جہاں سے فوری طور پر زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل سسٹمز اور اڑان بھرنے کے لیے تیار لڑاکا طیاروں کو ہدایات دی جا سکتی تھیں۔‘ وہ لکھتے ہیں کہ ’ویتنام، مشرقِ وسطیٰ اور مغربی یورپ میں یہ نظام اس قدر طاقتور تصور کیا جاتا تھا کہ کسی بھی حملہ آور بمبار فورس کو تباہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا۔‘ اس بدلتی صورتحال نے فضائی طاقتوں کو اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنے پر مجبور کیا۔ نئے طریقے متعارف ہوئے۔ جیسے ایئر کمانڈ اینڈ کنٹرول، الیکٹرانک وارفیئر، فضائی دفاع کو غیر مؤثر بنانے کے آپریشنز وغیرہ تاکہ دشمن کے کم سے کم طیارے دفاعی حصار کو پار کر کے اپنے اہداف تک پہنچ سکیں۔‘ تاہم ان تمام حکمتِ عملیوں کے باوجود یہ مشن انتہائی خطرناک تھے۔ درجنوں طیارے اور ان کے پائلٹس مسلسل خطرے کی زد میں رہتے۔‘ کائل میزوکامی کے مطابق ’اس سب نے عسکری منصوبہ سازوں اور ایروسپیس انجینیئرز کو سوچنے پر مجبور کر دیا: اگر کوئی طیارہ دشمن کی فضائی حدود میں داخل ہو جائے اور ریڈار پر نظر ہی نہ آئے تو؟‘ ایسی صورت میں درجن بھر طیاروں کو اکٹھے ایک ہدف پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بس ایک طیارہ ہو جو بم لے کر جا رہا ہو، دشمن کے پیچیدہ دفاعی نظام میں خاموشی سے داخل ہو، اپنے ہدف کو نشانہ بنائے اور بخیر و عافیت واپس لوٹ آئے۔‘ وہ لکھتے ہیں کہ ’اگر کسی طیارے کی ریڈار پر شناخت کی حد 100 میل سے کم ہو کر صرف 20 میل رہ جائے، تو سٹیلتھ طیارہ دشمن کے ریڈار سسٹمز کے درمیان سے خاموشی سے گزر سکتا ہے اور دشمن کو کانوں کان خبر نہ ہو۔‘ خیال رہے کہ سنہ 1960 کی دہائی میں ایک سوویت سائنسدان پیوتر اُفیومتسیف نے طیارے کا ایسا ماڈل تیار کیا جس سے یہ پیش گوئی ممکن ہو گئی کہ برقی مقناطیسی لہریں جیسے کہ ریڈار ویوز دوجہتی یا سہ جہتی سطحوں سے ٹکرا کر کس زاویے اور شدت سے منتشر ہوں گی۔ اگرچہ یہ تحقیق سوویت یونین میں شائع ہوئی لیکن اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ بعد میں امریکی ڈیفنس کمپنی لاک ہیڈ کی نظر اس تحقیق پر پڑی اور انھوں نے اُفیومتسیف کے کام کا انگریزی میں ترجمہ کروایا اور یہی تحقیق جدید سٹیلتھ ٹیکنالوجی کی بنیاد بن گئی۔ کائل میزوکامی لکھتے ہیں کہ ’لاک ہیڈ نے اس تحقیق کو مکمل طور پر استعمال کیا کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جہاز کی خاص ساخت ریڈار پر اس کے سگنیچر کو کم کر سکتی ہے۔ جہاز کے ہر بڑے حصے جیسے سامنے والا حصہ، باڈی، پر، کاک پٹ، فلیپس وغیرہ کا جائزہ لیا گیا اور انھیں ’ریڈار کراس سیکشن‘ کی شکل میں سمجھا گیا۔‘ وہ جہاز جن کے حصے بڑے اور چپٹے ہوتے ہیں جیسے بی-52 بمبار، یا جن کے پیچھے کھڑے پر ہوتے ہیں جیسے ایف-111، وہ ریڈار ویوز کو زیادہ واپس بھیجتے ہیں اور آسانی سے نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ بم، میزائل یا ایندھن کے ٹینک جیسے باہر لگے آلات بھی ریڈار لہروں کو واپس بھیجتے ہیں۔‘ ریڈار سے بچنے یا سٹیلتھ ٹیکنالوجی سے ڈیزائن کیا گیا پہلا طیارہ ہَیو بلیو (Have Blue) تھا۔ اسے لاک ہیڈ مارٹن نے تیار کیا اور یہ اپنی ساخت کے اعتبار سے پہلے بننے والے تمام طیاروں سے مختلف تھا۔ اس کے بعد ایف اے 117 طیارہ تیار کیا گیا جسے امریکی فضائیہ کی جانب سے متعدد مشنز میں استعمال بھی کیا گیا اور یہ وہ واحد سٹیلتھ فائٹر جیٹ بھی ہے جسے یوگوسلاویا کی جنگ کے دوران سنہ 1999 میں ایک سربیا کے ایئر ڈیفنس سسٹم نے مار گرایا تھا۔

مستقبل میں ایئر وارفیئر کیسا ہو گا؟

ایئر کموڈور رضا حیدر کے مطابق ’آج کل کی ایئر وارفیئر میں طیارہ ہی سب کچھ نہیں بلکہ پوری جنگ کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ ملٹی ڈومین آپریشنز میں متعدد دیگر نظام مل کر کام کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مستقبل میں ایئر کرافٹ کے جدید ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر معاون نظاموں میں بھی جدت آئے گی۔‘ انھوں نے جدید وارفیئر کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ’اس میں ایک کولیبوریٹو کامبیٹ ایئر کرافٹ لائل ونگ مین کا نسپٹ ہے۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ طیارے کے ساتھ سٹیلتھ ڈرونز ہوتے ہیں جو بطور شیلڈ کام کرتے ہیں اور اگر کوئی میزائل طیارے کی جانب فائر کیا جائے تو یہ ڈرون اس کے راستے میں آ کر طیارے کو بچا لیتے ہیں۔‘ ’دو سے آٹھ ڈرونز ایک پائلٹ کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور یہ ایک پائلٹ کو معلومات بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح میزائل کی رینج بڑھتی جا رہی ہے، ان میں جدت آ رہی ہے اور وقت کے ساتھ یہ ایئر وارفیئر اب ایروسپیس وارفیئر کی جانب بڑھ رہا ہے۔‘

(بی بی سی اُردو سروس)

حافظ الاسد: ’پُراسرار شخصیت‘ کے مالک شام کے سابق صدر جو آخری سانس تک اسرائیل سے لڑتے رہے

ریحان فضل

جب امریکی صدر رچرڈ نکسن نے 1974 میں دمشق میں شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی تو نکسن نے اسد کو ’ایک پُراسرار شخصیت‘ پایا جس کے پاس بے پناہ توانائی اور بے پناہ دلکشی تھی۔ یروشلم یونیورسٹی کے پروفیسر موشے ماوز نے اپنی کتاب اسد: دی سفنکس آف دمشق میں لکھا ہے کہ نکسن شام کے صدر سے بہت متاثر تھے۔ انھوں نے کہا کہ مجموعی طور پر وہ بہت مضبوط انسان ہیں، اس وقت 44 سال کی عمر میں اگر ان کی جان محفوظ رہتی ہے اور وہ خود کو اقتدار سے بے دخل ہونے سے بچا لیتے ہیں تو وہ دنیا کے اس حصے میں ایک عظیم لیڈر ثابت ہوں گے۔ تقریباً تین دہائیوں تک اقتدار میں رہنے کے بعد حافظ الاسد نے رچرڈ نکسن کی پیشن گوئی کو سچ ثابت کیا۔

حافظ اسد 14 گھنٹے کام کرتے تھے

اسد ہمیشہ ہجوم سے نفرت کرتے تھے۔ بہت کم مواقع ایسے تھے جب وہ اپنے عوام کے سامنے آتے۔ لیکن شام کے لوگوں کو ہمیشہ یاد دلایا جاتا تھا کہ حافظ الاسد ان کے لیڈر ہے۔ اسد ہمیشہ سے خفیہ زندگی گزارنے کے عادی تھے۔ انھوں نے 1958 میں انیسہ مخلوف سے شادی کی لیکن ان کی اہلیہ گھر سے باہر کم ہی نظر آتی تھیں۔ چارلس پیٹرسن اپنی کتاب شام کے حافظ الاسد میں لکھتے ہیں کہ اسد ہمیشہ سے بہت محنتی تھے۔ وہ دن میں 14 گھنٹے کام کرتے تھے اور بہت کم سوتے تھے۔ انھیں کبھی چھٹیوں پر جاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ انھیں اپنے بچوں کے ساتھ کھانے کا بھی وقت نہیں ملتا تھا۔ بحران کے دنوں میں وہ اپنے بچوں سے کئی دنوں تک نہیں ملتے تھے۔‘

صلاح جدید کو اقتدار سے ہٹا دیا گیا

اسد نے اپنے فوجی کیریئر کا آغاز 1951 میں کیا۔ وہ شام سے تعلق رکھنے والے ان پندرہ افراد میں شامل تھے جنھیں ایک فلائنگ سکول میں پائلٹ کی تربیت کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مصر کے شہر قاہرہ میں اپنے چھ ماہ کے تربیتی کورس کے دوران وہ مصری صدر جمال عبدالناصر اور ان کی عرب قوم پرستی سے بہت متاثر ہوئے۔ سنہ 1964 میں اسد کو شامی فضائیہ کا کمانڈر بنا دیا گیا۔ 1966 میں بعث پارٹی ایک فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار میں آئی اور اسد کو نئی حکومت میں وزیر دفاع بنایا گیا۔ وزیر دفاع کی حیثیت سے حافظ الاسد کا سب سے بڑا چیلنج 1967 میں اسرائیل کے ساتھ چھ روزہ جنگ تھا۔ اس جنگ میں اسرائیل نے نہ صرف گولان کی پہاڑیوں بلکہ قنیطرہ شہر پر بھی قبضہ کر لیا۔ 16 نومبر 1970 کو جب بعث پارٹی کا ہنگامی اجلاس جاری تھا، حافظ الاسد نے اپنے فوجیوں کو اس مقام کو گھیرے میں لینے کا حکم دیا۔ انھوں نے پارٹی کے رہنما صلاح جدید کی گرفتاری کا حکم دیا۔ چونکہ جدید کی حکومت شام میں اپنی مقبولیت کھو چکی تھی، شامیوں نے حافظ الاسد کے اقتدار میں آنے کا خیر مقدم کیا۔

1971 میں شام کے صدر بنے

گذشتہ حکمرانوں کے برعکس حافظ الاسد نے شام کے دیہاتوں میں جا کر ان کے مسائل سننے شروع کر دیے۔ چارلس پیٹرسن لکھتے ہیں کہ ابتدائی طور پر اسد نے حکومت میں اعلیٰ عہدہ نہ لیتے ہوئے پردے کے پیچھے سے حکومت کرنے کو ترجیح دی۔ فوجی بغاوت کے بعد انھوں نے ایک نامعلوم سنی استاد کو حکومت کا سربراہ بنایا۔ انھوں نے خود وزیر اعظم کا کم اہم عہدہ سنبھالا، لیکن حکمرانی کے تمام اختیارات ان کے پاس رہے۔ تاہم، پردے کے پیچھے رہنا اسد کی فطرت نہیں تھی۔ وہ 22 فروری 1971 کو شام کے صدر بنے۔ انھوں نے 22 مارچ 1971 کو ریفرنڈم کرایا جس میں 2.99 فیصد لوگوں نے ان کے صدر بننے کی حمایت کی۔ چارلس پیٹرسن کے مطابق اسی طرح 1978، 1985 اور 1992 میں ہونے والے ریفرنڈم میں شام کے عوام نے حافظ الاسد کے صدر بننے کی حمایت کی تھی۔ یہ ریفرنڈم حقیقی انتخابات نہیں تھے کیونکہ صدر کے عہدے کے لیے کوئی دوسرا امیدوار کھڑا نہیں کیا گیا تھا۔

حریف محمد عمران کو راستے سے ہٹا دیا

اقتدار میں آنے کے بعد انھوں نے ملک کا نیا آئین بنایا جس کے مطابق اسد حکومت کے سربراہ کے ساتھ ساتھ فوج کے کمانڈر بھی بن گئے۔ اس کے تحت شام مشرق وسطیٰ میں سب سے زیادہ مرکزی حکومت والا ملک بن گیا اور اسد کے اختیارات میں مزید اضافہ ہوا۔ حافظ الاسد کے حریف محمد عمران نے لبنانی شہر طرابلس سے اسد کی حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جان ڈیولن اپنی کتاب سیریا ماڈرن سٹیٹ ان دی انشیئنٹ لینڈ (قدیم سرزمین پر جدید شامی ریاست) میں لکھتے ہیں محمد عمران نے اسد کو خط لکھ کر اور اپنے منصوبے کے بارے میں بتا کر غلطی کی۔ شام واپسی سے ایک ہفتہ قبل دو بندوق برداروں نے ان کے گھر میں گھس کر انھیں قتل کر دیا۔ اگرچہ ان قاتلوں کا کبھی پتہ نہیں چلا، لیکن بہت سے لوگوں کو شبہ تھا کہ اس قتل کے پیچھے حافظ الاسد کا ہاتھ ہے۔

ملک کے بجٹ کا 70 فیصد دفاع پر خرچ ہوتا

حافظ الاسد نے اقتدار میں آنے کے بعد جو اقدامات کیے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ 1967 میں اسرائیل کے خلاف ہونے والی شکست کو کبھی نہیں بھول سکے۔ وہ اس وقت شام کے وزیر دفاع تھے۔ 1970 میں اقتدار میں آنے کے بعد انھوں نے اس شکست کا بدلہ لینے کی منصوبہ بندی شروع کر دی۔ ماجد خدوری اپنی کتاب سیاست میں عرب شخصیات میں لکھتے ہیں کہ 1971 میں حافظ الاسد نے شام کے بجٹ کا 70 فیصد فوجی دستوں کے لیے مختص کیا تھا۔ جو رقم سکولوں، سڑکوں اور ہسپتالوں پر خرچ کی جانی تھی وہ عسکری امور پر خرچ کی گئی تھی۔ سنہ 1972 میں وہ سوویت یونین کے ساتھ ایک فوجی معاہدے پر کرنے کے لیے ماسکو گئے اور انھوں نے مگ 21 لڑاکا طیارے اور سام طیارہ شکن میزائل خریدنے کے لیے 700 ملین ڈالر خرچ کیے تھے۔ سوویت یونین نے اسلحے کے ساتھ فوجی مشیر شام بھیجے۔ جلد ہی شام میں سوویت فوجی مشیروں کی تعداد سات سو سے بڑھ کر تین ہزار ہو گئی۔ لیکن جب شام نے سوویت یونین سے جدید ترین مگ 23 لڑاکا طیاروں کا مطالبہ کیا تو سوویت یونین نے ان کی درخواست قبول نہیں کی۔

مصر کے ساتھ مل کر اسرائیل پر حملے کی منصوبہ بندی

فروری 1973 میں جب مصر کے وزیر جنگ نے اسرائیل کے خلاف مصر شام جنگ کا منصوبہ پیش کیا تو حافظ الاسد نے فوراً اس پر رضامندی ظاہر کی۔ چارلس پیٹرسن لکھتے ہیں کہ دراصل مصر کے اس وقت کے صدر انور سادات مئی میں ہی اسرائیل پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن حافظ الاسد اس کے لیے تیار نہیں تھے۔ اس لیے حافظ الاسد کے مشورے پر سادات نے اکتوبر تک حملے کو ملتوی کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ حافظ الاسد مصر اور سوویت یونین کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے بھی ماسکو گئے تھے۔ اس سے قبل 1972 میں سادات نے سوویت فوجی مشیروں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ لیکن اسرائیل کے خلاف جنگ میں انھیں ایک بار پھر سوویت یونین کی ضرورت تھی۔ اس کے لیے سادات نے اسد کی مدد لی۔ چارلس پیٹرسن کے مطابق چونکہ اردن کی اسرائیل کے ساتھ طویل سرحد تھی، اس لیے حافظ الاسد گولان کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ اردن کے راستے اسرائیل پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن اردن ایسا کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ تاہم شام کی جنگی کوششوں میں مدد کے لیے اردن نے اپنے دو بریگیڈ گولان کی پہاڑیوں میں اسرائیل کے خلاف لڑنے کے لیے بھیجے تھے۔

پینتیس ہزار فوجیوں اور آٹھ سو ٹینکوں کے ساتھ اسرائیل پر حملہ

اسرائیل کو ابہام میں رکھنے کے لیے حافظ الاسد نے مشرق وسطیٰ کے بحران کے پرامن تصفیے کی کوششوں کے حصے کے طور پر دمشق میں اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کرٹ والڈ ہیم کی میزبانی کی۔ جبکہ چھ اکتوبر 1973 کی صبح مصر نے اسرائیل پر اچانک حملہ کر دیا۔ حافظ الاسد ایک زیر زمین وار روم میں چلے گئے۔ موشے ماوز لکھتے ہیں کہ حافظ الاسد اس حملے میں اس قدر مگن تھے کہ وہ بھول گئے کہ چھ اکتوبر ان کے لیے دیگر وجوہات کی بنا پر بھی اہم ہے۔ بعد میں جب کسی نے انھیں یاد دلایا کہ یہ ان کی 43 ویں سالگرہ ہے، تو انھوں نے کہا، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ مجھے یہ یاد نہیں تھا۔ پہلے سے طے شدہ وقت پر مصر اور شام نے اسرائیل پر دوطرفہ حملہ کیا۔ شام نے 35000 فوجیوں اور 800 ٹینکوں کے ساتھ گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل پر حملہ کیا۔ ابتدائی طور پر حافظ الاسد کا خیال تھا کہ وہ 1967 میں کھوئی ہوئی سرزمین دوبارہ حاصل کرنے کے بہت قریب ہیں۔ جب مصر نے بھی 4000 توپوں اور 250 طیاروں کے ساتھ اسرائیل پر اچانک حملہ کیا تو ابتدائی جنگ میں 300 اسرائیلی ٹینک تباہ ہو گئے۔

مصر کے رویے سے مایوسی ہوئی

ان ابتدائی حملوں کی کامیابی نے راتوں رات سادات اور اسد کو عرب دنیا کے ہیرو بنا دیا۔ لیکن عربوں کی ابتدائی فتح چند دنوں تک ہی رہی۔ پیٹرک سیل اپنی کتاب اسد: مشرق وسطیٰ کے لیے جدوجہد میں لکھتے ہیں کہ اسد کو اس بات کا صدمہ ہوا کہ مصر نے نہر سویز کو عبور کرنے کے بعد اپنے حملوں کی شدت کو کم کر دیا۔ مصر کو صحرا میں پیش قدمی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی فوجیں اسرائیل کی فضائیہ کے سامنے آئیں۔ جبکہ حافظ الاسد چاہتے تھے کہ مصر سات اور 14 اکتوبر کے درمیان اسرائیل کے خلاف اپنے حملوں کو تیز کرے، مصر نے ایسا نہیں کیا۔ مصر کے ساتھ اسد کی مایوسی تلخی میں بدل گئی، اور شام کو اسرائیل کے جوابی حملے برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ اسرائیل نے شام پر اپنے راکٹوں، میزائلوں، ٹینکوں اور طیاروں سے اتنا شدید حملہ کیا کہ اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ بعدازاں حافظ الاسد نے مصر کے رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کے لیے یہ جنگ کی سب سے بڑی مایوسی تھی۔

اسد ایک سخت مذاکرات کار ہیں

مصر نے 14 اکتوبر کو اسرائیل کے خلاف اپنی کوششیں تیز کر دیں، لیکن اس وقت تک اسرائیل نے نہ صرف گولان کی پہاڑیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا جو وہ ابتدائی طور پر کھو چکا تھا بلکہ اس کی فوج شام کے دارالحکومت دمشق کے بہت قریب آ چکی تھی۔ اس طرح گولان کی پہاڑیوں کو آزاد کرانے اور مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کو بدلنے کا حافظ الاسد کا خواب چکنا چور ہو گیا۔ امریکہ اور سوویت یونین کی ثالثی میں جنگ بندی کی تجویز سامنے آئی تو اسرائیل اور مصر نے فوراً اسے قبول کر لیا لیکن حافظ الاسد اسے ماننے کو تیار نہیں تھے۔ جب اسرائیل کا توپ خانہ دمشق سے صرف 20 میل دور رہ گیا تو اسد کو بھی جنگ بندی قبول کرنا پڑی۔ جنگ کے بعد ہنری کسنجر نے اسرائیل، مصر اور شام کے درمیان معاہدے کے لیے چیف مذاکرات کار کا کردار ادا کیا۔ ہنری کسنجر نے اپنی کتاب ییئرز آف رنیول میں لکھا کہ حافظ الاسد نے سخت موقف اپنایا اور مطالبہ کیا کہ اسرائیل 1973 میں قبضے میں لیا گیا تمام علاقہ اور 1967 میں قبضے میں لیے گئے علاقے کا ایک بڑا حصہ واپس کر دے۔ انھوں نے مزید لکھا کہ چونکہ انور سادات نے حافظ الاسد کے ساتھ مشاورت نہیں کی تھی، اس لیے حافظ الاسد کو میرے (ہنری کسنجر کے) ذریعے اسرائیل کے ساتھ علیحدہ معاہدے پر بات چیت کرنی پڑی۔ میری نظر میں اسد ایک بہت ہی قابل فخر، سخت اور چالاک مذاکرات کار تھا۔ ہنری کسنجر لکھتے ہیں کہ اگرچہ حافظ الاسد کو وہ سب کچھ نہیں ملا جس کا انھوں نے مذاکرات میں مطالبہ کیا تھا لیکن وہ 1973 میں اسرائیل کے قبضے سے تقریباً تمام علاقہ واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حافظ الاسد اسرائیل سے قنیطرہ شہر کو بھی واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، جسے شام نے 1967 کی جنگ میں کھو دیا تھا۔ جس کے بعد انھوں نے ذاتی طور پر قنیطرہ جا کر اور وہاں شام کا جھنڈا لہرا کر جشن منایا۔

ایران عراق جنگ میں ایران کی حمایت

اسد نے لبنان کی خانہ جنگی میں حکومت اور اپوزیشن دونوں جماعتوں کی حمایت کی۔ یہ بھی کہا گیا کہ لبنانی رہنما کمال جمبلاٹ کے قتل میں حافظ الاسد کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ انھوں نے فلسطینی رہنما یاسر عرفات کو خبردار کیا کہ وہ لبنان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ انھوں نے یاسر عرفات سے کہا کہ وہ کمال جمبلاٹ اور شام میں سے کسی ایک کا ساتھ دیں۔ جب عرفات نے کمال جمبلاٹ کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا تو حافظ الاسد نے اپنی فوج کو فلسطین لبریشن ارگنائزیشن (پی ایل او) کے خلاف تعینات کیا۔ سنہ 1980 میں جب ایران اور عراق کے درمیان جنگ شروع ہوئی تو انھوں نے ایران کا ساتھ دیا اور پوری عرب دنیا ان کے خلاف ہو گئی تھیں۔ نکولس وین ڈیم اپنی کتاب دی سٹرگل فار پاور ان سیریا میں لکھتے ہیں کہ شام کی جانب سے غیر عرب ایران کی حمایت نے سعودی عرب اور خلیجی ممالک کو ان کے خلاف کر دیا۔ شام نے ایک بار پھر اپنی آزاد خارجہ پالیسی کا مظاہرہ کیا، حالانکہ اس کی وجہ سے وہ عرب دنیا میں بہت غیر مقبول ہو گیا تھا۔

انسانی حقوق کے میدان میں خراب ریکارڈ

حافظ الاسد نے کبھی بھی اسرائیل کو جنگ میں شکست نہیں دی، لیکن اس نے اپنی فوج کو جدید بنایا، لیکن اسے کئی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی حکومت پر اکثر فضول خرچی، نااہلی اور بدعنوانی کے الزامات لگے۔ انسانی حقوق کے حوالے سے حافظ الاسد کا ریکارڈ بھی خراب تھا۔ ان کے دور حکومت میں عوام حکومت کے خلاف اپنے خیالات کے اظہار کے لیے آزاد نہیں تھے۔ سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے ایک بار حافظ الاسد کو مشرق وسطیٰ کا سب سے دلچسپ آدمی کہا تھا۔ سیاسی قتل و غارت، مذہبی جنونیت اور علاقائی تشدد کی دنیا میں 29 سال تک اقتدار میں رہنا کوئی چھوٹا کارنامہ نہیں تھا۔

حافظ الاسد کی موت کیسے ہوئی

حافظ الاسد کی صحت 90 کی دہائی میں خراب ہونے لگی۔ امریکی سفارت کاروں نے نوٹ کیا کہ انھیں کسی بھی چیز پر توجہ مرکوز کرنے میں دشواری ہونے لگی تھی۔ دس جون 2000 کو لبنان کے وزیر اعظم سلیم الحس سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے انھیں دل کا دورہ پڑا اور ان کی موت ہو گئی تھی۔ اس وقت ان کی عمر 69 سال تھی۔ تین دن بعد انھیں ان کے آبائی شہر کردھا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ 11 دسمبر 2024 کو جب ان کے بیٹے بشار الاسد کو اقتدار سے ہٹایا گیا تو باغیوں نے حافظ الاسد کے مزار کو آگ لگا دی تھی۔ جبکہ اس کے چند روز بعد نامعلوم افراد نے ان کی لاش کو ان کے مزار سے نکال کر نامعلوم مقام پر دفنا دیا۔

(بی بی سی اُردو سروس)

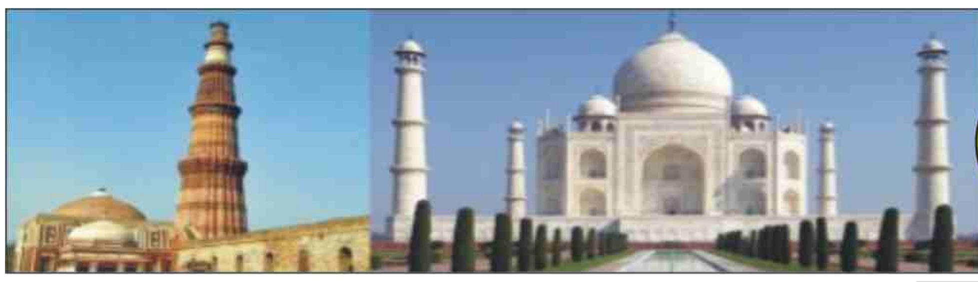

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
11 June 2025

ممبرا ٹرین حادثے کے بعد ایم این ایس کا تھانے میں احتجاجی مارچ

ریلوے انتظامیہ کی لاپرواہی پر سنگین الزامات، فوری اقدامات کا مطالبہ

تھانے، 10 جون (آفتاب شیخ) ممبرا ریلوے اسٹیشن کے قریب پیر کی صبح پیش آنے والے خوفناک لوکل ٹرین حادثے کے بعد مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) حرکت میں آ گئی ہے۔ حادثے کے بعد ایم این ایس نے تھانے کے گاودیوی میدان سے تھانے ریلوے اسٹیشن تک ایک زبردست احتجاجی مارچ نکالا۔ اس مظاہرے کی قیادت ایم این ایس تھانے ضلع صدر اویناش جادھو نے کی، جس میں مقامی شہریوں اور مسافروں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ مارچ کے دوران تھانے ریلوے اسٹیشن کے اطراف پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔ اس موقع پر ایم این ایس لیڈروں نے ریلوے انتظامیہ پر سخت الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ ریلوے اسٹیشنوں پر ناقص انتظامات، سہولیات کی کمی اور بار بار پیش آنے والے حادثات عام مسافروں کی زندگیوں کے لیے مستقل خطرہ بن چکے ہیں۔ اویناش جادھو نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ روزانہ تقریباً 20 افراد ممبئی ریلوے نیٹ ورک پر حادثات کا شکار ہوتے ہیں، جبکہ گزشتہ 15 برسوں میں 51 مسافروں کی جان جا چکی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ تین ماہ قبل ایم این ایس نے ریلوے کو ممکنہ حادثے کے حوالے سے تحریری اطلاع دی تھی، لیکن کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ احتجاج کے دوران ایم این ایس نے ریلوے انتظامیہ کے سامنے کئی مطالبات بھی رکھے، جن میں لوکل ٹرینوں کی گنجائش اور مسافروں کی تعداد کے متعلق شفاف معلومات فراہم کرنا، دیوا سے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کے درمیان نئی لوکل شروع کرنے کے حوالے سے رپورٹ پیش کرنا، ریلوے حادثات میں مرنے والوں کے لواحقین کا معاوضہ بڑھا کر 25 لاکھ روپے کرنے سمیت دیگر اہم نکات شامل تھے۔ اس کے علاوہ گزشتہ 15 برسوں میں پیش آنے والے 45 ہزار ریلوے حادثات اور ان سے متعلق زیر التواء معاملات کی تفصیلات بھی مانگی گئیں۔ ایم این ایس نے ریلوے انتظامیہ کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر مطالبات پر فوری غور نہ کیا گیا تو احتجاجی تحریک کو مزید شدت دی جائے گی۔ عوامی سطح پر بھی ریلوے کی لاپرواہی کے خلاف شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے، اور ایم این ایس کا کہنا ہے کہ اب یہ تحریک صرف پارٹی کی نہیں بلکہ عام شہریوں کی تحریک بن چکی ہے، جسے پورے زور و شور سے آگے بڑھایا جائے گا۔

پی ٹی آئی نے اقتصادی سروے 25-2024 کو گمراہ کن قرار دیا

اسلام آباد۔ 10 رجون۔ ایم این این۔ پاکستان تحریک انصاف نے پیر کے روز پاکستان کے معاشی سروے پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ یہ ایک تاریک معاشی تصویر اور حکومت کی ناقص کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے، جس نے ان کے بقول گزشتہ تین سالوں میں 30 ملین افراد کو غربت کی لکیر سے نیچے دھکیل دیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں، پارٹی کے سیکرٹری اطلاعات شیخ وقاص اکرم، قائد حزب اختلاف عمر ایوب خان کے ہمراہ تھے، نے کہا کہ وزیر خزانہ نے سروے کو "معذرت کے ساتھ پیش کیا۔" مسٹر اکرم نے کہا، جو لوگ پی ٹی آئی کے دور میں 6.5 فیصد شرح نمو پر تنقید کرتے تھے وہ اپنی کارکردگی کا دفاع کرنے کی کوشش کر رہے تھے، جو کہ بدترین تھی۔" اکرم نے کہا کہ جہاں صدر آصف زرداری نے عوام کے مسائل حل کرنے کا وعدہ کیا تھا اس کے بجائے غربت میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران مجموعی اقتصادی ترقی صرف 1.5 فیصد رہی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ شمسی توانائی کی طرف اس لیے چلے گئے ہیں کیونکہ وہ بجلی کے بل ادا کرنے کے متحمل نہیں ہیں۔ "مہنگائی اب بھی 11.5 فیصد ہے، لیکن حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ کم ہو رہی ہے۔ انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ وزیر خزانہ نے مہنگائی کے اعداد و شمار کے ساتھ سروے کا آغاز کیوں نہیں کیا۔ مسٹر خان نے زور دے کر کہا کہ، اس کے برعکس، پی ٹی آئی حکومت نے توانائی کے شعبے کو کنٹرول میں لایا ہے۔" زراعت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، مسٹر اکرم نے کہا کہ اس شعبے میں 13 فیصد کمی آئی ہے جبکہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ لائیو سٹاک میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ "یہ کیسے ممکن ہوا؟" انہوں نے پوچھا، یہ تجویز کرتے ہوئے کہ یہ کمی "کسان مخالف پالیسیوں" کے نتیجے میں ہوئی ہے کیونکہ کوئی بڑی قدرتی آفات نہیں تھیں۔ مسٹر اکرم نے کہا، "آبادی کا سینتیس فیصد زراعت پر منحصر ہے اور مشکلات کا شکار ہے،" انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کا چھوٹی صنعتوں میں ترقی کا دعویٰ "جھوٹ کا پلندہ ہے۔" مسٹر خان نے کہا کہ ترقی کی شرح 1992 کے مقابلے میں کم تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمام فصلوں کی ترقی منفی رہی لیکن گدھوں کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے یہ بھی کہا کہ مارچ 2022 میں 50,000 روپے کی قوت خرید آج صرف 20,833 روپے رہ گئی ہے۔ پاکستان بیورو آف شماریات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چائے کی قیمت میں 74 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے ہجرت کو ایک بڑی تشویش کے طور پر اجاگر کیا۔ "لوگ معاشی مسائل کی وجہ سے پاکستان چھوڑ رہے تھے،" مسٹر اکرم نے الزام لگایا کہ مستقبل قریب میں مزید لوگ پاکستان چھوڑیں گے۔ مسٹر خان نے کہا کہ حالیہ برسوں میں 3.2 ملین لوگ مہنگائی، قوت خرید اور ملازمتوں سے پریشان ملک چھوڑ چکے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومتی قانون ساز اپنے حلقوں میں عوام کا سامنا کرنے کے قابل نہیں تھے۔" مسٹر اکرم نے کہا، "آبادی کا سینتیس فیصد زراعت پر منحصر ہے اور مشکلات کا شکار ہے،" انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کا چھوٹی صنعتوں میں ترقی کا دعویٰ "جھوٹ کا پلندہ ہے۔" مسٹر خان نے کہا کہ ترقی کی شرح 1992 کے مقابلے میں کم تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمام فصلوں کی ترقی منفی رہی لیکن گدھوں کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔

مولانا سید سلمان حسینی ندوی کی ڈائریاں
ایک عہد کی داستان

ازقلم: سید آصف ندوی (امام وخطیب مسجد غنی پورہ، ناندیڑ)

الحمد للہ، ایک علمی خزانہ میرے مطالعے کی زینت بن چکا ہے! گزشتہ دنوں میں نے عالم اسلام کی ممتاز علمی، فکری و عبقری شخصیت، استاذ العلماء، حضرت مولانا سلمان حسینی ندوی دامت برکاتہم کی عربی زبان میں تحریر کردہ روزنامہ ڈائری (مذاکراتی) کا مکمل سیٹ منگوایا تھا، جو تقریباً تیس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ آج بفضلہ تعالیٰ وہ بیش بہا خزینہ بذریعہ ڈاک میرے پاس پہنچ چکا ہے۔ یہ تیس جلدیں مولانا موصوف کی 1973 سے 1996 تک کی علمی و تعلیمی، دینی و دعوتی، سماجی و بین الاقوامی زندگی کا نہایت مفصل، عمیق اور دستاویزی ریکارڈ پیش کرتی ہیں۔ ان صفحات میں صرف ایک فرد کی زندگی نہیں، بلکہ ایک پورے عہد کی جھلک محفوظ ہے۔ مکمل سیٹ موصول ہونے کے بعد بندہ نے صاحبِ سوانح، حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب مدظلہ سے فون پر گفتگو کا شرف حاصل کیا۔ اس علمی گفتگو کے دوران حضرت نے نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دی کہ تقریباً 80 جلدوں کا کام مکمل ہو چکا ہے، اور ان کی پروف ریڈنگ کا عمل جاری ہے۔ ان شاء اللہ بہت جلد یہ 80 جلدیں بیک وقت شائع کی جائیں گی۔ میں نے اس موقع پر مولانا محترم کی خدمت میں یہ تجویز بھی رکھی کہ اگر ان جلدوں کو اردو قالب میں بھی منتقل کر دیا جائے تو اس کا دائرۂ افادیت نہ صرف برصغیر کے وسیع طبقے تک پھیل جائے گا بلکہ یہ تصنیف "یادیں" از شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم یا "کاروانِ زندگی" از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی طرح ایک عظیم دستاویزی سوانحی سرمایہ بن جائے گی۔ اگر وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو یہ ڈائری دراصل بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش اور مشرق وسطیٰ کے ان پچیس برسوں کی سیاسی، دینی، سماجی اور تہذیبی تاریخ کا آئینہ ہے۔ یہ ڈائری ان تمام افراد کے لیے ایک سند کی حیثیت رکھتی ہے جو ان خطوں کی معاصر تاریخ کو علمی دیانت کے ساتھ مرتب کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ حضرت مولانا سلمان حسینی ندوی صاحب کا علمی و فکری قد آج بھی قابلِ رشک ہے۔ جب تک آپ دارالعلوم ندوۃ العلماء اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ سے وابستہ رہے، اُس وقت تک آپ ہر مکتبِ فکر کے اکابر علماء کا مرکزِ اعتماد اور محبوب شخصیت رہے۔ مگر ان دونوں اداروں سے آپ کی علیحدگی کے بعد جو بعض افکار و آراء آپ کی جانب سے سامنے آئے، ان سے بہت سے علماء و اہلِ علم کو اتفاق نہ ہو سکا۔ تاہم اس سب کے باوجود یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ مولانا موصوف کی علمی کاوشیں، گراں قدر تصنیفات اور دعوتی و دینی خدمات آج بھی ایک عظیم علمی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں، جن سے امت کو استفادہ کرتے رہنا چاہیے۔ بالخصوص یہ روزنامہ ڈائری نہ صرف تاریخ کے طالب علموں کے لیے ایک نایاب دستاویز ہے بلکہ عربی زبان کے طلبہ کے لیے بھی ایک زبردست نعمت ہے۔ اس کا مطالعہ عربی زبان کی فصاحت، اسلوب اور علمی انداز سے روشناس ہونے کے لیے ایک قیمتی ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کی ان علمی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمیں ان سے صحیح استفادے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

اظہار خیال

اگر آپ اپنا خیال بدل سکتے ہیں تو یقین جانیں آپ اپنی زندگی بھی بدل سکتے ہیں۔ کیونکہ سوچ ہی وہ بیج ہے جو آپ کے عمل کو جنم دیتی ہے اور عمل سے ہی تقدیر بنتی ہے۔ ہر بڑی تبدیلی کی شروعات ایک چھوٹے سے خیال سے ہوتی ہے۔ تو بس آج اپنا زاویہ نگاہ بدلیں کل پوری زندگی بدل جائے گی۔

آصف پلاسٹک والا، ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

29 جون کے انقلاب کی لہر: چلمکہ، آرا گھاٹ، بھلاہی اور صاحب پور کمال میں حضرت امیر شریعت کا فقید المثال استقبال

ہر دل سے نکلی ایک ہی آواز — ہم گاندھی میدان پہنچیں گے

پٹنہ: 10 رجون (پریس ریلیز) 29 جون 2025 کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں منعقد ہونے والی "وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس" صرف ایک جلسہ عام نہیں، بلکہ ملت کے وقار، آئینی حقوق اور دینی شناخت کے تحفظ کی ایک فیصلہ کن جدوجہد ہے۔ اس عظیم الشان تحریک میں عوامی شرکت کو یقینی بنانے اور تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم، سجادہ نشین خانقاہ رحمانی مونگیر، ان دنوں ریاست بہار کے مختلف اضلاع کے دورے پر ہیں۔ ان کا یہ تاریخی دورہ نہ صرف تنظیمی سرگرمی ہے بلکہ ایک عوامی بیداری مہم میں بدل چکا ہے، جہاں ہر مقام پر حضرت کے استقبال نے ملت کے دل کی آواز بن کر ثابت کیا کہ قوم بیدار ہو چکی ہے۔ اس مبارک سفر کا آغاز ضلع سہرسہ کے معروف علاقہ چلمکہ سے ہوا، جہاں بڑی تعداد میں لوگوں نے والہانہ انداز میں حضرت امیر شریعت کا استقبال کیا۔ مقامی عوام کی محبت، عقیدت اور جذبے کا یہ عالم تھا کہ دور دور سے لوگ دعاؤں اور ملاقات کے لیے امڈ آئے تھے۔ حضرت امیر شریعت نے مختصر اور پُرخلوص خطاب میں سبھی کو 29 جون کو گاندھی میدان پہنچنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ یہ وقت خاموشی کا نہیں، بلکہ شریعت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کا ہے۔ دعائیہ کلمات کے ساتھ قافلہ اگلے پڑاؤ، آرا گھاٹ کی طرف روانہ ہوا۔ آرا گھاٹ میں حضرت امیر شریعت نے خانقاہ رحمانی سے گہری وابستگی رکھنے والے ممتاز سماجی و دینی شخصیت الحاج ابوالکلامؒ کے انتقال پر ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت فرمائی۔ حضرت نے ان کی قبر پر فاتحہ پڑھا اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے دعا فرمائی۔ اس موقع پر بھی مقامی عوام کی بڑی تعداد موجود تھی، جنہوں نے اپنے جذباتی اظہار سے یہ واضح کر دیا کہ وہ تحریک وقف کے سچے سپاہی ہیں۔ حضرت نے مختصر خطاب میں فرمایا کہ "یہ محض کانفرنس نہیں، ملت کا تاریخی امتحان ہے، جس میں ہر فرد کی شرکت وقت کا تقاضہ ہے۔" آرا گھاٹ کے بعد حضرت کا قافلہ سہرسہ کے ہی ایک اور مقام بھلاہی پہنچا، جہاں مدرسہ فضل رحمانی میں ایک پُرجوش میٹنگ منعقد کی گئی۔ نوجوانوں کی کثیر تعداد موجود تھی، جنہوں نے جذبات سے لبریز اعلان کیا کہ گاؤں کا ہر نوجوان گاندھی میدان ضرور پہنچے گا اور وقف و دستور کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کرے گا۔ ان نوجوانوں کی آنکھوں میں عزم، زبان پر وعدہ، اور دلوں میں حضرت امیر شریعت کی قیادت پر مکمل بھروسہ تھا، جس نے ماحول کو جذبۂ انقلاب سے بھر دیا۔ اس کے بعد حضرت امیر شریعت بیگوسرائے کے علاقہ صاحب پور کمال تشریف لے گئے، جہاں حضرت نے ایک نئی مسجد مسجد نذیریہ کا سنگ بنیاد رکھا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد عوام سے ملاقات کرتے ہوئے 29 جون کی تحریک کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ یہاں بھی لوگوں کے چہروں پر ایمان کا نور، جذبے کی تپش اور کانفرنس میں شمولیت کا پختہ وعدہ نمایاں تھا۔ ہر طرف سے ایک ہی آواز سنائی دے رہی تھی: "ہم گاندھی میدان ضرور پہنچیں گے!" اس پورے تاریخی دورے میں حضرت امیر شریعت کے ہمراہ شریک رہنے والے میں حافظ احتشام رحمانی، مولانا منظر قاسمی رحمانی، اور جناب فضل رحماں رحمانی شامل ہیں۔ مختلف مقامات پر شریک ہونے والی معزز شخصیات میں حافظ رحمت اللہ رحمانی، معروف صحافی جناب شہنواز بدر قاسمی، اور مولانا برکت اللہ قاسمی کے نام بھی خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت امیر شریعت کا یہ دورہ صرف پروگرام کی تیاری کا حصہ نہیں بلکہ ملت کو اس کے اصل مقصد، اس کی آئینی شناخت، اور وقف جیسے عظیم ادارے کے تحفظ کی طرف متوجہ کرنے کا ایک تاریخ ساز اقدام ہے۔ عوامی جوش و خروش، نوجوانوں کا عزم، اور گاؤں گاؤں بیداری کی جو لہر اس دورے کے ذریعے ابھری ہے، وہ اس بات کی غماز ہے کہ 29 جون کو گاندھی میدان میں تاریخ رقم ہونے والی ہے ایک ایسی تاریخ، جو ملت کے بیدار ضمیر کی علامت ہوگی ان شاء اللہ۔

اساتذہ کے حقوق کے لیے 'ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن' کی بیباک نمائندگی!

63 ہزار اساتذہ کے گرانٹ کے اگلے مرحلے سے متعلق سرکاری فیصلے پر فوراً عمل درآمد کیا جائے: شیخ عبدالرحیم کا مطالبہ!

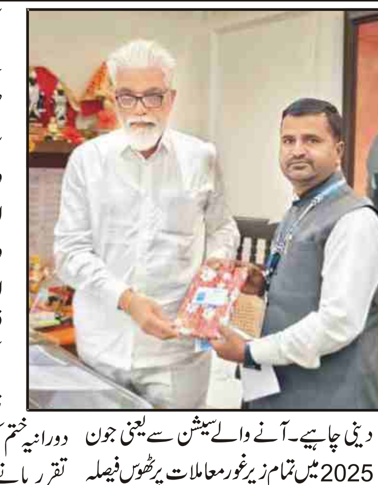

ممبئی: 11 رجون: ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن اور مہاراشٹرا ریاست پرانی پنشن حق تنظیم کی جانب سے بانی صدر جناب شیخ عبدالرحیم سر نے وزیر اعلیٰ جناب دیویندر فڈنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، ریاست کے وزیر خزانہ اجیت دادا پوار، وزیر تعلیم دادا بھوسے، اور سکریٹری تعلیم رنجیت سنگھ دیول کو ایک مشترکہ عرضداشت پیش کی ہے۔ اس میں اساتذہ وطلبہ کے مسائل، اور متعلقین افسران کی لاپروائی پر سخت ناراضی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ریاست کے اساتذہ تعلیمی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہیں، حکومت کو ان کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے۔ آنے والے سیشن سے یعنی جون 2025 میں تمام زیر غور معاملات پر ٹھوس فیصلہ لے کر اساتذہ اور طلبہ کو انصاف دیا جائے یہی 'ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن' کا مطالبہ ہے۔

اہم مطالبات اور نکات:

1. 15 مارچ 2024 کے فیصلے کو منسوخ کیا جائے RTE قانون پر عمل درآمد میں رکاوٹ بننے والے نئے سنچ مانیتا احکام کو رد کیا جائے، اور سابقہ طریقے سے ہی انتظامیہ و اسکولوں کی درجہ بندی جاری رکھی جائے۔ 2. 10-20-30 سالہ متوقع ترقیاتی اسکیم اساتذہ پر نافذ کی جائے دیگر سرکاری ملازمین کی طرح اساتذہ کو بھی 10، 20 اور 30 سال کی سروس کے بعد بہتر تنخواہ کا فائدہ دیا جائے۔ 2019 میں اس پر کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، مگر کوئی ٹھوس فیصلہ نہ ہونا افسوسناک ہے۔ 3. اسکول کی بنیادی ضروریات پوری کی جائیں تعلیمی سال کے پہلے ہی دن تمام طلبہ کو وردی اور کتابیں دی جائیں۔ 4. اساتذہ کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو وقت پر تنخواہ ملنی چاہیے۔ 5. اساتذہ کو BLO کے کاموں سے فوری طور پر نجات دی جائے۔ 6. کیش لیس ہیلتھ انشورنس اسکیم فوراً نافذ کی جائے۔ 7. شکشن سیوک کا دورانیہ ختم کیا جائے۔ 8. 2005 کے بعد تقرر پانے والے اساتذہ و ملازمین کو پرانی پنشن اسکیم دی جائے۔ 9. 63 ہزار اساتذہ کی ترقی سے متعلق فیصلے پر فوری عمل درآمد کیا جائے 14 اکتوبر 2024 کا سرکاری فیصلہ اب تک فنڈز کی کمی کے باعث نافذ نہیں ہو سکا۔ سرمائی اور بجٹ سیشن میں بھی اس پر کوئی عمل نہ ہونے سے ان 63 ہزار اساتذہ کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ متعدد اساتذہ خودکشی کے متعلق سوچ رہے ہیں، کچھ نے تو اپنی زندگی بھی ختم کر لی ہے یہ ایک نہایت سنگین اور تکلیف دہ صورت حال ہے۔ اس عرضداشت کی ایک کاپی وزیر تعلیم دادا بھوسے اور پرنسپل سکریٹری رنجیت سنگھ دیول کو بھی فراہم کی گئی ہے۔

بنگلہ دیش عوامی لیگ سٹارمر کی یونس کے ساتھ ہونے والی ملاقات پر فکر مند

ڈھاکہ۔ 10 رجون۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش عوامی لیگ نے پیر کو برطانیہ کے وزیر اعظم سر کیر اسٹارمر کی بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس کے ساتھ مبینہ طور پر طے شدہ ملاقات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ پارٹی نے برطانیہ کے وزیر اعظم سر کیر سٹارمر کی بنگلہ دیش کے خود ساختہ چیف ایڈوائزر محمد یونس کے ساتھ مبینہ طور پر طے شدہ ملاقات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ کوئی بھی باضابطہ ملاقات غیر منتخب اور غیر آئینی انتظامیہ کو قانونی حیثیت دیتی ہے۔ عوامی لیگ کی برطانیہ کی شاخ کی طرف سے ایک باضابطہ خط ڈاؤننگ سٹریٹ، ہاؤس آف کامنز کے اسپیکر، کنگز فاؤنڈیشن، اور کامن ویلتھ سیکریٹریٹ کو بھیجا گیا ہے، جس میں برطانوی حکام پر زور دیا گیا ہے کہ وہ یونس کی انتظامیہ کو نادانستہ طور پر لانڈرنگ نہ کریں، جیسا کہ بنگلہ دیش کا بحران گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس 10 سے 13 جون 2025 تک برطانیہ کے دوطرفہ سرکاری دورے پر جا رہے ہیں۔ دورے کے دوران چیف ایڈوائزر کی برطانیہ کے کنگ چارلس III سے ملاقات متوقع ہے۔ اس دورے کے دوران چیف ایڈوائزر کا برطانیہ کے وزیر اعظم سر کیر سٹارمر سے دوطرفہ ملاقات کا بھی امکان ہے۔ وزیر اعظم شیخ حسینہ کو گزشتہ سال اگست میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والی بغاوت میں معزول کر دیا گیا تھا۔ وہ اب ہندوستان میں خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں۔

بھڑگاؤں کے نوجوان پر حملہ، تین ملزمان گرفتار، 'ایکتا سنگھٹنا' نے پولیس کی فوری کارروائی کی سراہنا کی

جلگاؤں: 11 رجون (عقیل خان، بیاولی) جلگاؤں کے معروف گولانی مارکیٹ میں موبائل کی مرمت کے لیے آئے بھڑگاؤں کے رہائشی صدّام فاروق منیار پر ہونے والے وحشیانہ حملے نے شہر میں سنسنی پھیلا دی ہے۔ اس سنگین واقعے پر تانبا پورہ کے رہائشی شریف شیخ منیار نے جلگاؤں شہر پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر نمبر 231/25 درج کرائی، جس کے تحت بی این ایس کی دفعات 118(1)، 115(2)، 352 اور 3(5) کے تحت تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری کارروائی کی، اور راتوں رات تینوں ملزمان دِنیش، ارجن اور گولی کو گرفتار کر لیا۔ پولیس انسپکٹر ساگر شِمپی کی زیر قیادت کی گئی اس بروقت کارروائی کو شہر کے عوام اور سماجی حلقوں کی جانب سے خوب سراہا جا رہا ہے۔ واقعے کے فوراً بعد معروف سماجی تنظیم ایکتا سنگھٹنا کے نمائندے فاروق شیخ، عمران شیخ، انیس شاہ اور مولانا قاسم ندوی نے جلگاؤں شہر پولیس اسٹیشن پہنچ کر انسپکٹر ساگر شِمپی سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ انسپکٹر شِمپی نے اسی وقت یقین دہانی کرائی کہ متعلقہ افراد کو اسی رات حراست میں لیا جائے گا۔ پولیس نے اپنے وعدے کے مطابق تینوں ملزمان کو راتوں رات گرفتار کر کے قانون کے حوالے کر دیا۔ ایکتا سنگھٹنا نے اس فوری اور مؤثر کارروائی کے لیے جلگاؤں شہر پولیس بالخصوص انسپکٹر ساگر شِمپی اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق پولیس کی اس طرح کی بروقت کارروائیاں عوام کے اعتماد میں اضافہ کرتی ہیں اور قانون و نظم و نسق کے قیام میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس واقعے کے پسِ پردہ وجوہات کی تحقیقات پولیس کی جانب سے جاری ہیں اور ملزمان سے تفتیش کا عمل بھی زیرِ عمل ہے۔

منی پور: اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

منی پور میں پہلے ہندو میتئی اور عیسائی کوکی ایک دوسرے کے گھروں کو جلاتے تھے مگر اب میتئی خود اپنا مسکن نذرِ آتش کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب 25 ماہ پرانے تشدد کے بعد نئی حکومت کے قیام سے امن کی امید کا چراغ شمع روشن ہو رہا تھا۔ منی پور میں جاری نسلی تشدد کے دوران وزیر اعظم مودی وہاں نہیں گئے اور نہ وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ کو ہٹایا مگر امسال فروری میں کمبھ میلے کے دوران ان کی اقتدار کو گنگا سمادھی دے کر صدر راج نافذ کر دیا۔ بی جے پی والے اقتدار کے بغیر 'جل بن مچھلی' کی طرح تڑپنے لگتے ہیں اس لیے مئی کے اواخر میں ریاستی حکومت سازی کی کوششیں شروع ہوگئیں۔ منی پور میں حکومت تشکیل دینے کے لیے بی جے پی قیادت والی این ڈی اے کے 10 اراکین اسمبلی نے ابھی ایک ہفتہ قبل دعویٰ پیش کیا۔ بی جے پی کے 8، این پی اپی کے 1 اور 1 آزاد رکن اسمبلی نے منی پور کے گورنر اجے کمار بھلّا سے ملاقات کر کے 44 راراکین اسمبلی کی حمایت کا دعویٰ پیش کیا لیکن اس سے پہلے کہ یہ بیل منڈھے چڑھتی منی پور کے ہندوتوا نواز اپنی ہی پولیس سے لڑ پڑے اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے سبب کئی شہروں میں اگلے پانچ دنوں تک انٹرنیٹ بند کرنا پڑا۔ منی پور کے بشنو پور ضلع میں فی الحال مکمل طور پر کرفیو نافذ ہے۔ دارالخلافہ امپھال ایسٹ اور امپھال ویسٹ کے علاوہ تھوبل اور کاکچنگ میں پانچ یا اس سے زیادہ لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس تشدد کا مرکز دارالخلافہ امپھال اور وجہ میتی گروپ ارمبائی ٹینگول کے کمانڈر سمیت پانچ رضا کاروں کی مبینہ گرفتاری ہے۔ اپنے چہیتے رہنماؤں کی رہائی کے لیے مشتعل ہجوم نے امپھال ویسٹ میں کوکیتھل پولیس چوکی پر حملہ کر دیا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہتھیار بانٹ کر وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے ہتھیاروں کے لوٹ کا جھوٹ گھڑا تھا۔ ان ہندو دہشت گردوں کو منتشر کرنے کے لیے سیکورٹی فورسز کو کئی راؤنڈ فائر کرنا پڑا۔ اس میں دو صحافی اور ایک عام شہری کے زخمی ہوگیا۔ پولیس نے پہلی باران زعفرانیوں کو سماج دشمن عناصر کے لقب سے نواز کر انہیں سوشل میڈیا کا استعمال کر کے تشدد بھڑکانے، نفرت انگیز تقاریر اور ویڈیو پیغامات پھیلانے اور امن و امان بگاڑنے کا ملزم قرار دیا۔ یہ منی پور میں مئی 2023 سے جاری تشدد کا تسلسل ہے جس میں 260 سے زیادہ لوگوں نے جان گنوائی اور تقریباً 000,60 لوگ بے گھر ہوگئے لیکن اس بار لڑائی پہاڑوں پر نہیں میدانی علاقے میں محدود ہے؟ میتئی تنظیم آرم بائی ٹینگول کے رہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف کی آگ دیکھتے دیکھتے امپھال مغربی ضلع کے اریپوک اور کوئرنگی اور امپھال مشرق کے کھرئی میں پہنچ گئی اور سڑکوں پر ٹائر جلنے لگے۔ کوئرنگی میں تو مظاہرین نے سیکورٹی فورسز کی نقل و حرکت روکنے کے لیے سڑک کھود کر ان پر مٹی کے ڈھیر لگا کر میدان جنگ میں تبدیل کر دیا۔ آسام کے پڑوسی ضلع جریبام میں بھی ایسا تشدد دیکھا گیا۔ ریاست میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر منی پور کے گورنر اجے کمار بھلا نے سینئر حکام کے ساتھ سیکورٹی جائزہ کی میٹنگ میں شرکت کی اور ریاست میں امن و امان کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس کے 20 رارکان اسمبلی نے بھی گورنر سے مل کر زمینی صورتحال کی واقفیت دی۔ گورنر سے ملاقات کے بعد وفد میں شامل بی جے پی ایم ایل اے کے ابوچا نے اعتراف کیا کہ تشدد کے سابقہ واقعات کے سلسلے میں کل پانچ افراد کو گرفتار کیا تو اس کی وجہ سے ریاست میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہوگیا۔ منی پور کے اندر 2023 میں برپا ہونے والے تشدد سے متعلق مجرمانہ سرگرمیوں میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں ارم بائی ٹینگول نامی ملیشیا کے رہنما اسیم کنن سنگھ کو مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے امپھال ہوائی اڈے سے گرفتار کر کے گوہاٹی لے گئی کیونکہ منی پور میں حالات اتنے خراب ہیں کہ ہندوتوا نواز دہشت گرد عدالت اور جیل سے اپنے لوگوں کو چھڑا کر لے جائیں گے۔ ریاستی سرکار کی سرپرستی میں پلنے بڑھنے والے اس گروہ کو بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن سنجوبا اور وزیر اعلیٰ ویرین سنگھ نے سرکاری اسلحہ تقسیم کیا اور اس کو لٹ جانے کا نام دیا۔ گزشتہ دو سالوں میں اس چونکہ ایک بھی ہتھیار واپس نہیں لیا گیا اس لیے وہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگا۔ کرفیو بھی اس کو قابو میں نہیں رکھ سکا۔ یہ اب کھلم کھلا سرکاری املاک کو پھونک رہے ہیں۔ سرکار نے پانچ دن کے لیے پابندیاں لگائیں تو انہوں نے دس دن کے بند کا اعلان کر دیا۔ اس بھسما سور کو قابو میں کرنا اب مرکزی حکومت کے بس سے بھی باہر ہوگیا ہے۔ ارم بائی ٹینگول کو بظاہر کوکیوں سے تحفظ کی خاطر قائم کیا گیا تھا مگر فی الحال منی پور کے اندر کوکی اور میتئی پہاڑوں اور وادی میں منقسم ہوگئے ہیں۔ کسی میتئی کی مجال نہیں کہ پہاڑوں پر جا سکے اور نہ کوکی وادی کے اندر آ سکتا ہے۔ اس لیے میتئی سماج کو اپنے تحفظ کے لیے کسی اسلحہ بردار ملیشیا کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن یہ گروہ ایک تو اپنے آقاؤں کے لیے روپیہ وصولی کرتا ہے اور دوسرے ان کے سیاسی مخالفین کو ڈراتا دھمکاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کمشنر کم سکریٹری (ہوم) این اشوک کمار نے حکم نامہ جاری کیا کہ "امپھال مغرب، امپھال مشرق، تھوبل، کاکچنگ اور بشنو پور اضلاع میں امن و امان کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر سماج دشمن عناصر اشتعال انگیز تصویریں، گالی گلوچ اور نفرت پھیلانے والے ویڈیوز کو سوشل میڈیا پر مزید پھیلا سکتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرتا پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی" تو اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ کھلے عام کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پولیس تھانوں اور سرکاری دفاتر کو پھونکتے رہے۔ منی پور میں مبینہ طور پر یہ الزام بھی لگتا رہا ہے مرکزی حکومت نے کوکیوں کو مسلح کر کے ناگا بغاوت کے خلاف استعمال کیا اور آگے چل کر جب ان سے ہتھیار ڈالنے کے لیے کہا گیا تو انہوں نے سرکار کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت یہ کام کیا۔ اس طرح مرکزی حکومت اور فوج کو ان کے تحفظ کی ذمہ داری لینی پڑی۔ فی الحال سرکار نے کوکیوں کے بھی ایک رہنما کو گرفتار کیا اور اس پر احتجاج ہوا مگر وہ اتنا شدید نہیں تھا۔ کوکی سماج کے کئی مسائل ہیں اول تو پہاڑوں پر سرکار نے ترقی منصوبے نہیں بنائے۔ ان کو افیون کی پیداوار کرنے والے منشیات کے تاجر کہہ کر بدنام کیا گیا۔ ان کے تار میانمار اور چین تک سے جوڑ کر ملک دشمن بتایا گیا۔ ان کو قبائل کے طور پر جو ریزرویشن حاصل تھا وہ میتیوں کو بھی دے کر عملاً ناقص العمل کر دیا گیا۔ اس کے باوجود اگر انہیں سرکاری ملازمت مل بھی جائے تو راجدھانی امپھال میں آکر ان کا جینا دوبھر ہے۔ ان تمام مسائل کے پیش نظر کوکی اب میتیوں سے الگ خود مختار انتظامیہ کے خواہشمند ہیں اور ایک ساتھ بیٹھنے کے روادار نہیں ہیں۔ ان کا اعتماد بحال کرنے کے لیے میتیوں پر کارروائی لازمی تھی مگر سنجوبا اور ویرین سنگھ کو یہ گوارہ نہیں ہے۔ منی پور میں بدترین تشدد کے باوجود بیس ماہ تک ویرین سنگھ کو برداشت کیا گیا اور فروری میں ہٹا کر جب صدر راج لگایا گیا تب بھی مقامی سطح پر ارم بائی تنگول کی مدد سے وہ اپنا راج چلاتا رہا۔ مئی کے اواخر میں جب این ڈی اے اراکین اسمبلی کے نمائندہ وفد نے گورنر کو اراکین اسمبلی کی حمایت پر مبنی خط سونپا اور موجودہ سیاسی غیر یقینی والے حالات کے کو مستحکم حکومت میں بدلنے کی خواہش ظاہر کی تو ویرین سنگھ سمجھ گیا کہ اب اس کے دن بھر گئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے اپنی نگرانی میں اس کی آڈیو کی تفتیش کروا رہا جس میں اس نے کھلے عام دہشت گردوں کو حمایت کا یقین دلایا گیا تھا۔ اب اگر رکن اسمبلی رادھے شیام کی قیادت میں نئی سرکار بن جائے تو ویرین سنگھ بے یار و مددگار ہو جائیں گے اور ایسا کوئی نہیں چاہتا۔ ایک ہفتہ قبل جب گورنر سے ملاقات کے بعد اس لیے آزاد رکن اسمبلی نشی کانت سنگھ نے یہ کہا کہ "بیشتر لوگ ایک مقبول حکومت کی تشکیل چاہتے ہیں اور اسی لیے ہم گورنر سے ملے نیز ان کا ردعمل مثبت رہا۔" تو یہ الفاظ ویرین سنگھ کے لیے سمِ قاتل تھے۔ نشی کانت نے جلد ہی حکومت کے تشکیل کی امید ظاہر کر کے ویرین اور سنجوبا کو فکر مند کر دیا تھا اور موقع کے منتظر تھے۔ کنن سنگھ کی گرفتاری نے ان لوگوں نے کو نادر موقع فراہم کر دیا۔ اس کے بہانے ان لوگوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ اب حکومت سازی کا عمل موقوف ہوگیا ہے۔ اپنے اقتدار کی خاطر نام نہاد ہندوتوا نوازوں کی اس ابن الوقتی کو عوام دیکھ رہی ہے۔ پچھلے قومی انتخاب میں منی پور کو دونوں نشستوں پر بی جے پی کو ناکامی ملی اور کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے۔ اسمبلی انتخاب میں بھی یہی ہوگا اور منی پور سے بھاگتے پھرنے والے وزیر اعظم کو وہاں سے بیرنگ بھگا دیا جائے گا۔

ریاستی کابینہ اجلاس میں تین اہم فیصلے

مہاراشٹر اسٹیٹ پسماندہ ذات کمیشن کو قانونی حیثیت

طلباء کے وظیفہ میں اضافہ‘ پیداوار ٹیکس میں بھی اصلاحات

ممبئی: 10/(ورق تازہ نیوز) وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی موجودگی میں آج کابینہ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں 3 اہم فیصلے کیے گئے ہیں۔ ان میں پہلا فیصلہ یہ ہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ پسماندہ ذات کمیشن کو قانونی حیثیت دی جائے گی۔ اسی طرح ریاست کے طلباء کی تعلیمی وظیفہ میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پیداوار ٹیکس میں بھی اصلاحات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بارے میں تفصیل سے جانتے ہیں۔ مہاراشٹر ریاست کوشی جماعتوں کے کمیشن کی تشکیل کے بعد اب مہاراشٹر اسٹیٹ پسماندہ ذات کمیشن کو قانونی حیثیت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لیے آنے والے قانون ساز اجلاس میں بل پیش کیا جائے گا۔ اس بارے میں سماجی انصاف کے محکمے نے معلومات فراہم کی ہیں۔ اس سے پسماندہ ذات کے شہریوں کو فائدہ پہنچے گا۔

دوسرا فیصلہ: ریاست کے حکومتی فزیوتھراپی اور پیشہ ورانہ تھراپی کے ڈگری کے طلباء کی تعلیمی وظیفہ میں 6250 روپے کا اضافہ کرنے کا اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح پوسٹ گریجویٹ ڈگری کے طلباء کی تعلیمی وظیفہ میں 10,000 روپے کا اضافہ کیا جائے گا۔ اسی طرح بی ایس سی نرسنگ کورس کے طلباء کو بھی 8,000 روپے کا وظیفہ (طبی تعلیم وادویات کے محکمے کے تحت) دیا جائے گا۔ اس سے مذکورہ تمام طلباء کو بڑا فائدہ ہوگا۔

تیسرا فیصلہ: آج ہونے والی میٹنگ میں ریاستی پیداوار ٹیکس محکمے کے محصولات میں اضافہ کرنے کے حوالے سے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس میٹنگ میں ریاستی پیداوار ٹیکس محکمے کے مختلف اقسام کی شرحوں میں اصلاحات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس میں شراب پر ٹیکس بھی بڑھایا گیا ہے۔ اس سے حکومت کو اضافی آمدنی حاصل ہوگی۔

حضرت صاحب ناندیڑ — بنگلور سٹی ایکسپریس میں ایک ڈبے کا عارضی اضافہ

ناندیڑ: 10/جون (ورق تازہ نیوز) سی بی ٹی (CBT) امتحانات کے دوران مسافروں کی ممکنہ بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے، ساؤتھ ویسٹرن ریلوے نے **بنگلور سٹی - حضرت صاحب ناندیڑ - بنگلور سٹی ایکسپریس ٹرین میں ایک اضافی ڈبہ عارضی طور پر شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

.1 ٹرین نمبر 16593 بنگلور سٹی - حضرت صاحب ناندیڑ ایکسپریس میں ایک سیکنڈ کلاس (دوسری درجے) کا اضافی ڈبہ 10 جون 2025 سے 29 جون 2025 تک بنگلور سٹی سے روانہ ہونے والی ٹرین میں عارضی طور پر شامل کیا جائے گا۔ اس اضافے کے بعد اس ٹرین میں کوچز کی کل تعداد 19 ہوگئی ہے۔

.2 ٹرین نمبر 16594 حضرت صاحب ناندیڑ - بنگلور سٹی ایکسپریس میں ایک سیکنڈ کلاس (دوسری درجے) کا اضافی ڈبہ 12 جون 2025 سے 01 جولائی 2025 تک **ناندیڑ سے روانہ ہونے والی ٹرین میں عارضی طور پر شامل کیا جائے گا۔ اس اضافے کے بعد اس ٹرین میں کوچز کی کل تعداد 19 ہوگئی ہے۔

پہلگام حملہ: مودی حکومت پر ممتا بنرجی کا سخت حملہ

’بی جے پی عوام کو تحفظ دینے میں ناکام‘

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے جموں وکشمیر کے پہلگام میں پیش آنے والے دہشت گرد حملے کو لے کر مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی قیادت والی مرکزی حکومت ملک کے عوام کو تحفظ دینے میں ناکام ہو چکی ہے اور اب اسے اقتدار سے ہٹ جانا چاہیے۔ ممتا بنرجی نے اس حملے کو مرکز کی مکمل ناکامی اور سنگین لاپروائی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتنے حساس مقام پر سکیورٹی فورسز کی غیر موجودگی تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا، ”جب اتنا بڑا دہشت گرد حملہ ہوا تو جائے وقوعہ پر نہ کوئی سکیورٹی اہلکار تھا، نہ ہی پولیس کی موجودگی تھی۔ کیا یہ لاپروائی نہیں ہے؟“ یاد رہے کہ یہ حملہ 22 اپریل کو پہلگام میں پیش آیا تھا، جس میں 26 افراد مارے گئے تھے، جن میں سے زیادہ تر سیاح تھے۔ اس اندوہناک واقعے کے بعد سکیورٹی انتظامات پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ممتا بنرجی مغربی بنگال اسمبلی میں 'آپریشن سندور' کے دوران سکیورٹی فورسز کی بہادری کی تعریف میں ایک قرارداد کے دوران خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے فوجی کارروائیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ”ہم اپنے بہادر جوانوں کو سلام پیش کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ان کی قربانیوں کو بی جے پی سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرتی ہے۔“ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ انتخابات کے دوران فوجی کارروائیوں اور سکیورٹی اہلکاروں کی قربانیوں کو اپنے حق میں پروپیگنڈا کے طور پر پیش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ”ہم فوج کا احترام کرتے ہیں لیکن بی جے پی ان کی بہادری کا استعمال سیاسی فائدے کے لیے کرتی ہے، جو کہ افسوسناک ہے۔“ ممتا بنرجی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر بھی براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف اپنی تشہیر میں مصروف ہیں اور عوام کے حقیقی مسائل سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ”وزیر اعظم صرف کیمرے کے سامنے نظر آتے ہیں، ان کے لیے ملک کے لوگ اور ان کی حفاظت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب، نسل یا فرقہ نہیں ہوتا اور جو بھی پہلگام حملے میں ملوث ہیں، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے پی او کے (پاکستان مقبوضہ کشمیر) پر بھی بات کرتے ہوئے کہا کہ فوجی کارروائی کے دوران ہندوستان کے پاس موقع تھا کہ وہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کو اپنے کنٹرول میں لے لیکن حکومت نے وہ قدم نہیں اٹھایا۔

سعودی عرب کا 15 جون سے بڑی پابندی لگانے کا اعلان

ریاض: سعودی عرب میں وزارت افرادی قوت اور قومی کونسل برائے اکیوپیشنل سیفٹی اور صحت نے کہا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے تمام اداروں کے کارکنوں کے لیے اتوار 15 جون سے 15 ستمبر 2025 تک براہ راست دھوپ میں کام کرنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق دوپہر 12 سے سہ پہر 3 بجے تک کھلے مقامات پر دھوپ میں کام کرنے پر پابندی 3 ماہ کے لیے عائد رہے گی۔ بیان میں کہا گیا کہ اس فیصلے کا مقصد پرائیویٹ سیکٹر میں کارکنوں کی سیفٹی اور صحت کو یقینی بنانا، اکیوپیشنل سیفٹی اور صحت کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق صحت منداور محفوظ کام کا ماحول فراہم کرنا ہے۔

ملک بھر میں 2023-24 کے دوران گوشت اور مچھلی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ، آندھرا پردیش سب سے آگے

حیدرآباد: ملک بھر میں سال 2023-24 کے دوران مجموعی طور پر 1.02 کروڑ ٹن گوشت کی پیداوار ہوئی، جس میں سب سے زیادہ حصہ چکن کا رہا۔ آندھرا پردیش میں 10.67 لاکھ ٹن اور تلنگانہ میں 11.12 لاکھ ٹن گوشت تیار کیا گیا۔ اسی مدت کے دوران ملک میں 1.84 کروڑ ٹن مچھلی کی پیداوار ہوئی، جس میں آندھرا پردیش نے 51.58 لاکھ ٹن کے ساتھ پہلا مقام حاصل کیا۔ یاد رہے کہ 2015-16 میں ریاست میں صرف 23.52 لاکھ ٹن مچھلی پیدا ہوئی تھی۔ اسی مدت میں تلنگانہ میں مچھلی کی پیداوار 4.56 لاکھ ٹن رہی۔ ملک میں 2019-20 کے دوران 21.13 کروڑ ہیکٹر رقبہ پر فصلیں کاشت کی گئیں، جو 2022-23 میں بڑھ کر 21.93 کروڑ ہیکٹر ہوگئی ہیں۔ سال 2004-05 میں غیر قابل کاشت اراضی کا رقبہ 4.43 کروڑ ہیکٹر تھا، جبکہ مجموعی آبپاشی کا رقبہ 1996-97 میں 7.60 کروڑ ہیکٹر تھا، جو 2022-23 تک بڑھ کر 12.22 کروڑ ہیکٹر تک پہنچ گیا ہے۔ آندھرا پردیش میں مجموعی کاشت شدہ اراضی میں 25,876 ہیکٹر نامیاتی اراضی جبکہ 37,801 ہیکٹر تبدیل شدہ زراعت کی اراضی ہے۔ تلنگانہ میں یہ اعداد و شمار بالترتیب 5,399 ہیکٹر اور 79,465 ہیکٹر ہیں۔

ٹی سی گم گئی

میری ابصار مکرم خان ولد عبدالغفار خان کے نام کی 2ویں جماعت (سائنس) کامیاب کی ثناء جونیئر کالج کی ٹی سی سفر کے دوران کہیں گم ہوگئی ہے۔ جس کسی صاحب کو ٹی سی ملے وہ حسب ذیل پتہ پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ابصار مکرم خان ولد عبدالغفار خان

قیوم پلاٹ‘ میفکو روڈ ناندیڑ

قدیم مونڈھا تا کوٹھا تک نیا پُل آمد و رفت کیلئے بند

ناندیڑ: ناندیڑ: 10/جون (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے قدیم مونڈھا سے گوداوری پل کی طرف ٹریفک کو سیمنٹ کنکریٹنگ، نالوں کی تعمیر، روڈ ڈیوائیڈرز اور سٹیٹ ہائی وے نمبر 256 کے ساتھ جنکشنوں کی بہتری اور ناندیڑ شہر کے قدیم مونڈھا سے گوداوری برج تک ناندیڑ-لاتور روڈ کو ڈاکٹر بابا صاحب چوک تک متبادل راستوں کی طرف موڑنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ 15 جون تک ہر قسم کی ٹریفک کو متبادل راستوں کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ قدیم مونڈھا سے شرما ٹراویل آفس کوٹھا تک سڑک کو گاڑیوں کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ متبادل راستہ قدیم مونڈھا، وزیر آباد، کوٹھہ، روی نگر، شرما ٹراویل آفس کوٹھا ہوگا۔ ناندیڑ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو امن و امان کے مطابق ضروری اقدامات کرنے چاہئیں۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے ایگزیکٹو انجینئر سڑکوں پر ٹریفک کی پابندیوں اور متبادل سڑکوں کے لیے ضروری بولارڈ نشانات لگائیں اور اس سلسلے میں کارروائی کریں، نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

رشوت خور خواتین تلاٹھیوں کو روزانہ پولس اسٹیشن میں حاضری کی ہدایت

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) خصوصی عدالت نے 30 ہزار روپے کے مچلکوں پر 16 ہزار روپے رشوت لینے والی دو خواتین تلاٹھیوں کی ضمانت منظور کرلی۔ لیکن اس کے ساتھ کئی شرائط بھی لگائی گئی ہیں۔ ان میں سے ان دونوں خواتین تلاٹھیوں کو ہر ہفتہ کو 11 بجے سے دوپہر 2 بجے کے درمیان محکمہ انسداد بدعنوانی میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ 29 مئی کو موصول ہونے والی شکایت کے مطابق دو خواتین تلاٹھی نے ایک شکایت کنندہ سے 7/12 اپنی بیوی کے نام کرنے کے لیے 16,000 روپے رشوت لی۔ یہ رشوت ستانی کا معاملہ 4 جون کو رونما۔ اس تناظر میں درخواست ضمانت پر کل 9 جون کو سماعت کا حکم دیا گیا تھا۔ ناندیڑ کے دوسرے ایڈیشنل سیشن جج نے بھاگیہ شری تھیم راو تلنگے (34) اور سوجت شنکر گاولے (25) نے 30000 روپے کے ذاتی مچلکے پر انھیں ضمانت دی ہے۔ شرائط بھی عائد کر دی گئی ہیں۔ ان شرائط کے مطابق ان دونوں تلاٹھی خواتین کو محکمہ انسداد بدعنوانی کے تفتیشی افسر (IO) کے بلانے پر پیش ہونا پڑے گا۔ انہیں فرار نہیں ہونا چاہئے اور گواہوں پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے۔ عدالت کی طرف سے دی گئی شرائط کے مطابق دونوں خواتین تلاٹھی کو آدھار کے ساتھ اپنا اصلی پتہ بھی دینا ہوگا۔ اس کے ساتھ انہیں آدھار کے ساتھ شناخت کے ساتھ دو قریبی رشتہ داروں کے پتے بھی دینے چاہئیں۔ ان دونوں خواتین تلاٹھی کو ہر ہفتہ کو 11 بجے سے دوپہر 2 بجے کے درمیان محکمہ انسداد بدعنوانی دفتر میں حاضر ہونا ہوتا ہے۔ ان احکامات کی عدم عدولی پر ضمانت منسوخ بھی ہوسکتی ہے۔

بوائی میں جلد بازی نہ کریں؛ موسمی بارش 15 جون کے بعد ہی متحرک ہونے کا امکان

ممبئی: 10 جون: ریاست مہاراشٹر میں موسمی بارش کے 15 جون کے بعد مکمل طور پر فعال ہونے کا امکان ہے۔ اسی لیے کسانوں سے بوائی میں جلد بازی نہ کرنے کی اپیل** ریاستی زراعت محکمہ نے کی ہے۔ کچھ علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے، ایسے میں کسان اور ماہی گیر برادری کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ آج منعقدہ ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں بارش، فصلوں کی صورتحال، آبی ذخائر میں پانی کی سطح وغیرہ کا جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے کی۔ اجلاس میں زراعت محکمہ کے پرنسپل سکریٹری وکاس چندر رستوگی نے ریاست میں فصلوں، بیج و کھاد کی فراہمی اور بوائی کی تیاریوں کے بارے میں پریزنٹیشن کے ذریعے معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ: ریاست کے تمام علاقوں میں موسمی بارش کے 15 جون کے بعد ہی سرگرم ہونے کی توقع ہے، اس لیے کسانوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بوائی میں جلد بازی نہ کریں۔ 15 جون کے بعد ہی بارش کے مکمل فعال ہونے کے لیے موزوں ماحول بننے کا امکان ہے۔ ریاست کے 17 اضلاع میں اب تک 25 فیصد سے بھی کم بارش، 12 اضلاع میں 25 سے 50 فیصد، 4 اضلاع میں 50 سے 75 فیصد، اور ایک ضلع میں 100 فیصد سے زیادہ بارش درج کی گئی ہے۔

مہاراشٹر کی ترقی ہی اب نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کا بنیادی ایجنڈا ہوگا: اجیت پوار

ہمہ گیر پالیسی ہی ہماری پارٹی اور اجیت دادا کا نصب العین ہے: پرفل پٹیل

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کا 26 واں یوم تاسیس پونے میں شاندار انداز میں منایا گیا

پونے: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے 26ویں یوم تاسیس کے موقع پر ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ آئندہ بھی پارٹی کا بنیادی ایجنڈا مہاراشٹر کی ترقی ہی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ماضی میں بھی ریاست اور ملک کے لیے مخلصانہ کام کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اجیت پوار نے پارٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی ہمیشہ مہاراشٹر کو اول مقام پر رکھنے کی پالیسی پر کاربند رہی ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ عوام سے جڑیں، ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اور پارٹی دفاتر کو سرگرم اور گہما گہمی سے بھرپور بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے ہمیشہ شیواجی مہاراج، مہاتما پھولے، شاہو مہاراج اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے نظریات پر عمل کیا ہے اور ان اصولوں سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر ذہن میں کبھی بھی سمجھوتے کا خیال آیا تو وہ ہمارے اصولوں کی شکست تصور کی جائے گی۔ اجیت پوار نے واضح کیا کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کا نظریہ جامع اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے والا ہے۔ اجیت پوار نے کہا کہ کچھ عناصر جان بوجھ کر پارٹی کی شبیہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے معاشرتی انصاف کے شعبے میں فنڈ کی منتقلی پر ہو رہی تنقید کو بے بنیاد قرار دیا اور کہا کہ قبائلی فلاح و بہبود کے شعبے کو 41 فیصد فنڈ فراہم کیا گیا ہے۔ ہم نے عوامی مشاورت کے بعد ہی ’لاڈکی بہن‘ اسکیم شروع کی اور اس میں وہی وعدے کیے گئے جو ہمارے وسائل کے دائرے میں ممکن تھے۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے دعوے تو کیے جاسکتے ہیں، لیکن مالی جھوٹ نہیں بولا جاسکتا۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ بعض لوگ ایسی خبریں پھیلاتے ہیں جیسے اجیت پوار فنڈ جاری نہیں کرتے، کیا میں فنڈز جیب میں لے کر گھومتا ہوں؟۔ انہوں نے وضاحت کی کہ فنڈز کی منظوری تین مراحل سے گزر کر دی جاتی ہے اور یہ مکمل شفاف نظام کے تحت انجام پاتا ہے۔ اجیت پوار نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ ہمیں بی جے پی کے ساتھ جانے پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ 2019 میں ہم نے شیوسینا کے ساتھ بھی اتحاد کیا تھا۔ اگر اس وقت سمجھوتہ قابل قبول تھا تو آج تنقید کیوں؟ ہم مفاہمت اور ترقی کا سیاست کرتے ہیں، نہ کہ انتشار اور تفریق کا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہماری سیاست ہمیشہ جمع کی سیاست رہی ہے، تفریق کی نہیں۔ پارٹی کے قومی کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ پرفل پٹیل نے کہا کہ پارٹی کی پالیسی ہمہ گیر اور جامع رہی ہے، اور اجیت پوار اس پالیسی کے اصل چہرہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’لاڈکی بہن‘ اسکیم کے لیے دیگر محکموں کے فنڈز کی منتقلی اور ریاستی خزانے کے خالی ہونے کی باتیں محض افواہیں ہیں، جو کہ اپوزیشن کی جانب سے بدنامی کے مقصد سے پھیلائی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ این سی پی کی اہم ذمہ داری ہے کہ عوام کو حکومت کی اچھی اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔ پرفل پٹیل نے یہ بھی یاد دلایا کہ پارٹی کے قیام سے لے کر اب تک کا 26 سالہ سفر آسان نہیں رہا۔

ریلوے اسٹیشن پر مسافر کے موبائل اور رقم کی چوری

دو ملزمان گرفتار، ایک فرار

ناندیڑ: 10/جون (ورق تازہ نیوز) مورخہ 06.06.2025 کو صبح 58:06 بجے محمد عادل (عمر 25 سال)، ساکن - دیگلور ناکہ، ناندیڑ نے گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) ناندیڑ میں شکایت درج کروائی کہ 05.06.2025 کی رات تقریباً 15:10 بجے جب وہ حیدرآباد جانے کے لیے ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر آئے، اور جنرل کوچ میں سوار ہو رہے تھے، تو تین نامعلوم افراد نے ان پر حملہ کر کے ان کا موبائل فون اور 2,740؟ نقد رقم زبردستی چوری کر لی۔ اس شکایت کی بنیاد پر گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) اور ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) ناندیڑ نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ناندیڑ میں جرم نمبر 300/2025، دفعہ 309 بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNSS)-2023 کے تحت مقدمہ درج کر کے فوری تفتیش شروع کی۔ مدعی کی شناخت کی بنیاد پر دو ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تفتیش کے دوران گرفتار ملزمان نے اپنے تیسرے ساتھی کا نام پولیس کو بتایا ہے، جو فی الحال مفرور ہے۔ اس واردات میں گرفتار ملزمان سے پوچھ گچھ جاری ہے، جبکہ فرار ملزم کی تلاش کی جارہی ہے۔ مزید تفتیش جی آر پی ناندیڑ کر رہی ہے۔

مظلوم شوہروں کا انوکھا احتجاج

پیپل پُورنیما کے ذریعہ انصاف کی فریاد

ممبئی: جہاں خواتین وٹ ساوتری کے موقع پر اپنے شوہروں کی لمبی عمر کے لیے وٹ کے درخت کی پوجا کرتی ہیں، وہیں مہاراشٹر کے کروڑی گاو؟ں میں کئی مظلوم شوہروں نے ”پیپل پُورنیما“ منائی اور سماج کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔ یہ تمام مرد خود کو بیویوں کے ظلم وستم کا شکار بتاتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ ان کا طلاق ہو چکا ہے، جبکہ کچھ کا دعویٰ ہے کہ ان کی بیویاں اور ان کے سسرالی رشتہ دار انہیں ذہنی اور جسمانی طور پر ستاتے رہے ہیں۔ ان مردوں نے مل کر ایک تنظیم قائم کی ہے جسے بیوی سے مظلوم شوہروں کا آشرم“ (یا تنظیم) کہا جا رہا ہے۔ اس احتجاجی تقریب میں مظلوم شوہروں نے پیپل کے درخت کے گرد پھیرے لگائے اور انصاف کی دعا کی۔ سوشل میڈیا پر اس کا ویڈیو خوب وائرل ہو رہا ہے، جس میں مردوں کو پیپل کے پیڑ کے اردگرد گھومتے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ ویڈیو X (سابقہ ٹویٹر) پر @SaamanaOnline نامی اکاو؟نٹ سے شیئر کیا گیا ہے۔ اس تنظیم کے صدر ایڈووکیٹ بھارت فلارے نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ ہر ضلع میں مردوں کے لیے ایک شکایت سنٹر (مسئلہ حل کرنے کا) مرکز قائم کیا جائے، تاکہ وہ بھی اپنے مسائل کے حل کے لیے کسی ادارے سے رجوع کرسکیں۔“ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ: اب تک تقریباً 1.20 لاکھ شادی شدہ مرد خودکشی کر چکے ہیں، جو کہ شادی شدہ خواتین کی خودکشی کی شرح سے تین گنا زیادہ ہے۔“ ان کا کہنا تھا کہ گھریلو تشدد، طلاق، جائیداد اور نفقہ جیسے معاملات میں خواتین جھوٹے مقدمے درج کراتی ہیں، جس کی وجہ سے بیگناہ مردوں کو طویل قانونی جنگ لڑنی پڑتی ہے۔ تنظیم کے دیگر اراکین نے بھی کہا کہ قانون، پولیس اور سماج ہمیشہ عورتوں کی بات کو صحیح مانتے ہیں اور مردوں کی سنتا کوئی نہیں۔ ان کے مطابق، اگر ایک عورت وٹ ساوتری پر ہر جنم میں ایک ہی شوہر کی خواہش کرتی ہے، تو اسی شوہر کے ساتھ ظلم کیوں کرتی ہے؟ تقریب میں نائب صدر سریش فلارے، سیکرٹری چرنسنگھ گسنگے، اور دیگر اہم اراکین جیسے سومناتھ منال، ایکناتھ راٹھوڑ، بھاو؟ صاحب سالنکے، پروین کامبلے، شری رام ٹانگڑے، سنجے بھانڈ، اور وبھو گھولوے بھی شامل تھے۔

دولہا بارات لے کر پہنچا... مگر دلہن کا گھر ہی غائب!

نئی دہلی: جیسے جیسے ہندوستان میں آن لائن شادیاں عام ہو رہی ہیں، ویسے ویسے کچھ دھوکہ باز اس نظام کو فراڈ کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ پنجاب کے ضلع موگا میں شادی کے نام پر ایسا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس نے سب کو حیران کر دیا۔ یہاں ایک دولہا پورے خاندان اور باراتیوں کے ساتھ دلہن کے دیے گئے پتہ پر شادی کے لیے پہنچا، مگر نہ صرف دلہن غائب تھی بلکہ اس کا پتہ بھی جعلی نکلا۔ یہ بارات امرتسر سے آئی تھی۔ دولہا کے خاندان نے بتایا کہ رشتہ طے ہونے کی ابتدا فون پر بات چیت سے ہوئی۔ یہ رشتہ دولہا کی بھابھی نے اپنی ممیری بہن کے ذریعے کروایا تھا۔ مہینوں تک فون پر بات چیت، ویڈیو کالز، اور دیگر تفصیلات کے بعد شادی کی تاریخ اور مقام طے ہوا۔ لڑکی نے موگا کے گلی نمبر 5 کا پتہ دیا تھا جہاں بارات کو صبح 11 بجے پہنچنا تھا۔ جیسے ہی بارات گلی نمبر 5 پر پہنچی، وہاں کوئی دلہن، کوئی سجاوٹ یا شادی کا نشان تک نہ تھا۔ نہ ہی مہمان، نہ ہی کوئی استقبالیہ۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ باراتی حیران و پریشان ہو گئے۔ انہوں نے آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی، مگر کسی کو ایسی کسی دلہن یا شادی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ دولہے والوں نے دلہن کی تصویر نکال کر لوگوں کو دکھائی، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کچھ وقت بعد جب بار بار فون کرنے پر بھی دلہن یا اس کے خاندان سے کوئی رابطہ نہ ہوا تو باراتیوں کو شک ہونے لگا کہ ان کے ساتھ فراڈ ہو گیا ہے۔ دلہن اور اس کے اہل خانہ کا فون بند ہو چکا تھا۔ باراتی دوپہر سے شام تک موگا کی گلیوں میں بھٹکتے رہے، پھر آخرکار تھک ہار کر پولیس تھانے پہنچے اور شکایت درج کروائی۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب دلہن کے نام پر شادی کا فراڈ کیا گیا ہو۔ دسمبر 2024 میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جب ایک خاندان دبئی سے بارات لے کر آیا تھا۔ لڑکی نے کچھ رقم کا مطالبہ بھی کیا تھا جو اسے بھیج دی گئی تھی، لیکن شادی کے دن نہ لڑکی ملی، نہ مقام، اور نہ ہی کوئی وضاحت۔ اس کیس میں بھی پولیس نے ایف آئی آر درج کی تھی مگر اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ پولیس اب اس واقعہ کی تحقیقات سوشل میڈیا اور سائبر کرائم کے زاویہ سے کر رہی ہے۔

فلیٹ فروخت کرنا ہے

600/ اسکوائر فٹ کا 1 BHK کا فلیٹ برائے فروخت ہے، جس میں کچن اور ماسٹر بیڈروم شامل ہے۔ پتہ: پیر برہان، گلی نمبر 21 ناندیڑ۔

مزید معلومات کے لیے دیے گئے نمبروں پر رابطہ کریں۔ رابطہ نمبر

9978799786 7709464220

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔